امیر المومنین خال المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل ومناقب پر
چالیس احادیث کا مجموعہ

الاربعین
فی مناقب امیر المومنین

پسند فرمودہ

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی

مرتب

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

فاتح رضاخانیت قاطع شرک وبدعت ترجمان صحابہؓ
خطیب پاکستان استاذ العلماء قائد اہلسنت ولی کامل پیر طریقت
حضرت علامہ مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کائنات کی ان جلیل القدر ہستیوں میں سے ہیں جنہیں سرور کائنات ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور صحابی بھی ایسے عالی مرتبت کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کیلئے کتابت وحی کے فرائض سرانجام دئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم اسلام کی ان چندگنی چنی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے احسان سے امت مسلمہ کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے دور حکوت تاریخ اسلام کے اس درخشاں زمانوں میں سے ہے جس میں اندرونی طور پر بھی امن واطمینان کا دور دورہ تھا اور ملک سے باہر دشمنوں پر بھی مسلمانوں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالفین نے بغض وعداوت کی آگ میں جل کر ان پر اور ان کے دور خلافت پر اعتراضات والزامات کا کچھ اس انداز سے انبار لگایا ہے کہ تاریخ اسلام کا ایک تابناک زمانہ سبائی پروپگینڈے کے گرد وغبار میں روپوش ہو کر رہ گیا ہے۔ اور یوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کی وہ مظلوم ہستی بن گئے ہیں جن کی خوبیوں اور ذاتی محاسن و کمالات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ اس کو چھپانے کی پیہم کوششیں کی گئیں، آپ پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے، آپ کے متعلق ایسی باتیں گھڑی گئیں اور ان کو پھیلایا گیا جن کا کسی عام صحابی سے تو درکنار کسی عام شریف انسان میں بھی پایا جانا مشکل ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر جسمانی مظلومیت کے اعتبار سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات

امت مسلمہ کی مظلوم ترین ہستی ہیں تو ذہنی اور فکری اعتبار سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ امت مسلمہ کی مظلوم ترین ہستی ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف جس شدومد کے ساتھ پروپگینڈا مہم چلائی گئی، اس کی وجہ سے آپؓ کے کردار کا وہ حسین چہرہ نظروں سے بالکل اوجھل ہوگیا ہے جو نبی کریم ﷺ کے فیض صحبت نے پیدا کیا تھا، نتیجہ معلوم کہ آج کا مسلمان حضرت امیر معاویہؓ کو صرف جنگ صفین کے قائد کی حیثیت سے جانتا ہے یعنی وہ معاویہؓ جو حضرت علیؓ کے مقابلے میں آئے تھے لیکن وہ معاویہ جو نبی کریم ﷺ کے منظور نظر تھے، جنہوں نے آپ ﷺ سے اپنے علم وعمل کیلئے بہترین دعائیں لیں، جنہوں نے حضرت عمرؓ جیسے خلیفہ کے زمانے میں اپنی قائدانہ صلاحتیوں کا لوہا منوایا، جنہوں نے تاریخ اسلام میں سب سے پہلا بحری بیڑہ تیار کیا ، جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد میں گزارااور ہر بار ان کے دانت کھٹے کیئے ، افسوس! آج دنیا ان کوفراموش کر چکی ہے۔ لوگ یہ تو جانتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ وہ ہیں جن کی حضرت علیؓ سے جنگ ہوئی تھی لیکن قبرص، روڈس، صقلیہ، اور سوڈان جیسے اہم ممالک کس نے فتح کیئے؟ سالہا سال کے باہمی خلفشار کے بعد عالم اسلام کو پھر سے ایک جھنڈے تلے کس نے جمع کیا؟ جہاد کا فریضہ جو تقریبا متروک ہو چکا تھا، اسے ازسرنو کس نے زندہ کیا؟ اور اپنے عہد حکومت میں نئے حالات کے مطابق شجاعت و جواں مردی، علم و عمل، حلم و بردباری، امانت و دیانت، نظم وضبط کی بہترین مثالیں کس نے قائم کیں؟ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو پروپگینڈے کی غلیظ تہوں میں چھپ کر رہ گئی ہیں۔

لیکن بقول شاعر

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف پروپگینڈا کا جتنا بڑا طوفان کھڑا کیا گیا، ان کے مقام بلند کو جھوٹ اور منافقت کی غبار میں جتنا چھپانے کی کوشش کی گئی اتنی ہی اللہ تعالی

نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کے اس جلیل القدر صحابیؓ کی لاج رکھی اور ان کو یہ فضیلت بخشی کہ ان کے بارے میں حقیقت کے انکشاف کیلئے اپنے تو اپنے ان کے مخالفین بھی حقائق سے پردہ اٹھانے پر مجبور ہوئے یقیناً یہ حضرت امیر معاویہؓ کی ایک عظیم کرامت ہے سچ فرمایا:

الفضل ما شهدت به الاعدآء

(اصل فضیلت تو وہ ہے جس کی حمایت میں دشمن بھی گواہی دے)

چنانچہ ساتویں صدی ہجری کے مشہور شیعہ مورخ ابن طباطبا نے اپنی کتاب ''الفخری'' میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے دور حکومت پر ایک تبصرہ کیا ہے یہ تبصرہ ایک ایسے مُؤَرِّخ نے کیا ہے جو شیعہ ہے اور اثنا عشری طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، اگرچہ اس تبصرے میں کہیں کہیں انہوں نے جانب داری سے بھی کام لیا ہے مگر بحیثیت مجموعی اس میں تعصب کم اور حقیقت کا عنصر زیادہ غالب ہے۔ یہ تبصرہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی کی مشہور کتاب ''حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق'' میں درج ہے، ہم وہی سے اختصار اور کچھ تبدیلی کے ساتھ نقل کر کے قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں، تاکہ تصویر کے دونوں رخ قارئین کے سامنے واضح ہو جائیں۔ ابن طباطبا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''حضرت معاویہؓ دنیوی معاملات میں بہت ہی دانا تھے، فرزانہ وعالم تھے، حلیم اور باجبروت فرماں روا تھے، سیاست میں کمال حاصل تھا، اور دنیاوی معاملات کو سلجھانے کی اعلیٰ استعداد رکھتے تھے، دانا تھے فصیح و بلیغ تھے، حلم کے موقع پر حلم اور سختی کے موقع پر سختی بھی کرتے تھے لیکن حلم بہت غالب تھا، سخی تھے، مال خوب دیتے تھے، حکومت کو پسند کرتے تھے، بلکہ اس سے دلچسپی تھی، رعایا کے شریف لوگوں کو انعامات سے نوازتے رہتے تھے، اس لئے قریشی شرفاء مثلاً عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن جعفر طیارؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ، ابان بن عثمانؓ اور خاندان ابو طالب کے دوسرے لوگ دمشق کا سفر کر کے ان کے پاس جاتے تھے اور (حضرت) معاویہؓ خاطر تواضع اور مہمان نوازی کے علاوہ ان کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ یہ لوگ ہمیشہ ان سے سخت کلامی کرتے تھے اور نہایت

ناپسندیدہ انداز سے پیش آتے لیکن یہ کبھی تو اسے ہنسی میں اڑادیتے اور کبھی سنی ان سنی کردیتے اور جب ان حضرات کو رخصت کرتے تو بڑے اعلیٰ تحائف اور انعامات دے کر رخصت کرتے......

اس قسم کے کردار نے (حضرت) معاویہؓ کو خلیفہ عالم بنادیا اور مہاجرین وانصار میں ہر وہ شخص ان کے آگے جھک گیا جو اپنے آپ کو ان سے زیادہ حق دار خلافت سمجھتا تھا (حضرت) معاویہؓ مدبرترین انسان تھے، (حضرت) عمر بن خطابؓ نے ایک بار اہل مجلس سے فرمایا تم لوگ قیصر وکسریٰ اور ان کی سیاست کی تعریف کرتے ہو حالانکہ تمہارے اندر معاویہؓ موجود ہیں۔ (حضرت) معاویہؓ کئی حکومتوں کے مربی، کئی امتوں کی سیاست چلانے والے اور کئی ملکوں کے راعی تھے، حکومت میں انہوں نے بعض ایسی چیزیں بھی ایجاد کیں جو ان سے پہلے کسی نے نہیں کی تھیں مثلاً فرماں رواؤں کیلئے باڈی گارڈ کا تقرر، ڈاک کا مستحکم نظام وغیرہ۔ حضرت معاویہؓ معاملات دنیوی کو حل کرنے میں ہمیشہ مصروف کار رہتے تھے ان کی فرماں روائی بڑی مستحکم تھی اور پیچیدہ معاملہ ان کیلئے آسان تھا''۔

ماضی کی طرح اہل حق کی طرف سے دور حاضر میں بھی حضرت امیر معاویہؓ کے کردار کو اجاگر کرنے اور سبائی پروپگینڈے سے متاثرہ مسلمان ذہنوں کو صاف کرنے کے حوالے سے کافی کام ہوا ہے، الحمدللہ راقم الحروف کو اس حوالے سے کتب بینی کا کافی موقع اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اس لئے میں اپنے محدود مطالعہ کی روشنی میں کہوں گا کہ حضرت معاویہؓ کی سیرت وکردار کے حوالے سے جو عظیم الشان کارنامہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ نے سرانجام دیا ہے یقیناً وہ قابل رشک بھی ہے اور لائق تقلید بھی!

وہ یہ کہ مولانا نے ''اربعین فی مناقب امیر المومنین'' کے نام سے کتاب ہذا میں رسول اللہ ﷺ کے ذخیرہ احادیث کو کھنگال کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب وفضائل میں چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں اور کمال یہ کیا ہے کہ انہوں نے اس مجموعہ میں صرف ان احادیث کو جمع کیا ہے جو سند کے اعتبار سے صحیح، حسن یا کم سے کم فضائل

میں مقبول ہیں ورنہ اگر ضعیف شدید و موضوع قسم کی روایات کو جمع کیا جائے تو ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کے ذریعے امت کے جس طبقے کو دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقدس مشن کیلئے منتخب فرمایا، یقیناً ان کی کاوشیں اپنی جگہ قابل تحسین ہیں لیکن مولانا ساجد خان صاحب کی طرف سے یہ کوشش بہر حال اپنے موضوع پر ایک منفرد نوعیت کی حامل ہے۔

بندہ کی خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے میں ہونی چاہئے اور اولاد کی تربیت کا جو اہم فریضہ والدین پر عائد ہوتا ہے، اگر اس کتاب کو بھی بچوں کی تربیت کے نصاب میں داخل کر دیا جائے اور یہ احادیث ہر مسلمان بچے کو یاد کرائی جائے تو امید ہے کہ یہ محنت فتنہ سبائیت کی طرح سے مسلم معاشرے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور بطور خاص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف پھیلائے گئے زہر کا مکمل تریاق ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

بارگاہ خداوندی میں دست بستہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں اور ان کیلئے ذخیرہ آخرت بنادیں۔ آمین۔



تقریظ

ترجمان مسلک دیو بند شیر اہلسنت فاتح مناظرہ کوہاٹ
خطیب بے باک قاطع رضا خانیت حامی توحید وسنت شیخ الحدیث
حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی

مبسملا و محمدلا

امابعد! یہ انسان کے ایمان کی علامت ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا تذکرہ کرتا اور سنتا رہے اور اسے پھیلاتا رہے چونکہ اس جماعت کا ذکر خیر نفاق سے برأت کی دلیل ہے جیسا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے لکھا اور پھر اسے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کی محنت یقیناً بہت بڑی محبت کی دلیل ہے کتاب عمدہ بھی ہے اور مدلل بھی ہے اللہ کریم اس کو قبول فرمائے اور لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔آمین

محمد ابوایوب قادری

تقریظ

مناظر اسلام ترجمان احناف شہزادہ اہلسنت قاطع وہابیت ولا مذہبیت

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہ العالی

مدیر ادارۃ النعمان رئیس دار الافتاء والارشاد مسجد کریمیہ

امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ صوبہ خیبر پختونخواہ

مبسملا و محمدلا و مصلیا و مسلما

امابعد! جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام نمائندگان خدا ہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ نمائندگان مصطفیٰ ﷺ ہیں جس فرقے نے خدا پاک کے نمائندہ کی توہین کی ہو، اس فرقہ سے نمائندہ مصطفیٰ ﷺ کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ بلکہ اس سے بڑھ کر ایک بات عرض کروں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی نہایت عزیز بیوی ہیں اور بیوی کیلئے قرآن پاک نے خاوند کے لباس ہونے کی بات کی ہے۔ گویا سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کے مبارک لباس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کے لباس تک کو معاف نہ کیا وہ لوگ جلیل القدر صحابی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاف کر سکتے ہیں؟ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے محترم محقق العصر مولانا ساجد خان نقشبندی **دامت فیوضہم** کو جنہوں نے اس فرقہ کی ریشہ دوانیوں کے سیلاب کو محسوس کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس سیلاب سے بچانے کیلئے اس کے آگے مضبوط بند بعنوان ''الاربعین فی مناقب امیر المومنین'' باندھا ہے۔

بندہ اپنی مصروفیات کی بناء پر مکمل استفادہ سے محروم رہا مگر جتنا پڑھا نافع پایا

یرحم اللہ عبدا قال آمینا

احقر عبدالواحد قریشی

14-03-2015

تقریظ

فاتح مناظرہ مٹیاری قاطع شرک وبدعت کاشف مکائد رضاخانیت استاد الحدیث

حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

مدیر ادارہ نور سنت کراچی

امیر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ کراچی

نائب ناظم اعلی وامیر صوبہ سندھ مرکزی جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

زیر نظر کتاب ''الاربعین فی مناقب امیر المومنین'' جو کہ میرے انتہائی محترم ومکرم دوست اور رفیق کار مناظر اہلسنت حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی دامت برکاتہم کی محنتوں اور کوششوں کا ثمرہ ہے دن رات ایک کر کے انہوں نے اسکی ترتیب اور تالیف کے کام کو انجام بخیر تک پہنچایا۔

اس کتاب میں انہوں نے امیر المومنین خال المسلمین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں وارد روایات کو جمع فرمایا ہے۔ اس موضوع پر اس سے پہلے بھی لکھا گیا لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ نظر آئی کہ حضرت نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو درجہ صحت پر ہیں یا فضائل میں معتبر سمجھی جانے والی ہیں۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ ایک شاندار مقدمہ بھی اس کی ابتداء میں لکھا جو سونے پر سوہاگہ کا کام دے گیا۔

میری دعا ہے اللہ تعالی اس کتاب کو حضرت نقشبندی مدظلہ العالی اور میرے لئے باعث نجات بنائے اور ان کے قلم میں ایسی مزید قوت عطاء فرمائے کہ اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

بندہ نجیب اللہ عمر

۱۵۔۵۔۱۴۳۶ھ بمطابق ۷۔۳۔۲۰۱۵ بروز ہفتہ

تقریظ

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد رمضان صاحب صادق آبادی مدظلہ العالی
رئیس دارالافتاء جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ منظور کالونی کراچی

عدیم الفرصتی کی بنا پر رسالہ ہذا بنام ''الاربعین فی مناقب امیر المومنین'' کا بتمامہ مطالعہ نہ کر سکا تاہم چند مقامات سے سرسری طور پر دیکھنے کا موقع ملا عزیزی مولانا ساجد خان سلمہ الرحمٰن کی تحقیقی وتحریری صلاحیتوں اور علمی ذوق ولیاقتوں پر بھرپور اعتماد ہے۔موصوف کا مرتب کردہ یہ رسالہ ''مجاور'' بھی پڑھیں تاکہ ان کے رفع شبہات، وازالہ اوہام کا سبب ہو، اور جلیل القدر صحابی رسول، امین وحی الٰہی، کاتب قرآن سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی ذات عالی مقام کے بارہ میں شرح صدر، اوران کی محبت وقربت قلب وجگر میں پیوست وجاگزیں ہو، کہ یہ جزءایمان ہے۔

رب العزت مولانا موصوف کی پرخلوص مساعی جمیلہ وشبانہ روز گار سعی پیہم وجہد مسلسل میں اضافہ کرے، اور مزید تحقیق وتدقیق کے بحر غواص کا شناور بنائے اور باطل افکار ونظریات اور کاسد وفاسد اعتقادات واختراعات کی سرکوبی اور فتنہ کساد بازاری کو مسکت ومدلل جوابات دینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔(آمین)

محمد رمضان صادق آبادی
خویدم دارالافتاء والطلباء جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کراچی
۳ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

عرض مولف

دنیا نے گلاب اور چنبیلی کے رنگ کو دیکھا بھی ہے اور سمجھا بھی ہے لیکن صداقت، عدالت، سخاوت، شجاعت اور صحابیت کے گل کی مہک جیسی مہک رب دوجہاں نے کسی چمن کو نہیں دی اور نہ ہی کسی مالی کو یہ مقام ملا کہ اسے ان پھولوں جیسا پھول نصیب ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ کائنات میں اس گل جیسی خوشبو کسی گل میں نہیں ہوگی جس کی خوشبو رسول کریم ﷺ کے پسینے سے مستعار لی گئی ہو اور پھر چمن صحابہ نے حضور ﷺ سے مصافحہ بھی کیا ہوگا اور لازمی امر ہے کہ آپ کے ہاتھوں کا مبارک پسینہ ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ سے مس ہوا ہوگا آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا بدن ان کے بدن سے مس ہوا ہوگا تو کائنات میں اس نعمت سے محروم لوگ ان کے مقام تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی گلشن نبوی ﷺ کا ایک دمکتا مہکتا پھول ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام کی بہترین منظر کشی سچے عاشق رسول کریم ﷺ و دیوانہ اصحاب رسول شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانوی ؒ نے بڑے ہی خوبصورت و دلسوز انداز میں ان الفاظ کے ساتھ کی:

> ''اتنی بات تو بالکل کھلی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے ہی ہوں مگر تم سے تو اچھے ہی ہوں گے، تم ہوا پر اڑلو، آسمان پر پہنچ جاؤ سو بار مر کے جی لو، مگر تم سے صحابی تو نہیں بنا جا سکے گا۔ آخر تم وہ آنکھ کہاں سے لاؤ گے جس نے جمال جہاں آرائے محمد (ﷺ) کا دیدار کیا؟ وہ کان کہاں سے لاؤ گے جو کلمات نبوت سے مشرف ہوئے؟ ہاں! تم وہ دل کہاں سے لاؤ گے جو انفاس مسیحائی محمدی ﷺ سے زندہ ہوئے؟ وہ دماغ کہاں سے لاؤ گے جو انوار قدسی سے منور ہوئے؟ تم وہ ہاتھ کہاں سے لاؤ گے جو ایک بار بشرہ محمدی ﷺ سے مس ہوئے اور ساری عمر ان کی بوئے عنبری نہیں گئی؟ تم وہ پاؤں کہاں سے لاؤ گے جو معیت محمدی ﷺ میں آبلہ پا ہوئے؟ تم وہ زمان کہاں سے لاؤ گے جب آسمان زمین پر اتر آیا تھا؟ تم وہ مکان کہاں سے

لاؤ گے جہاں کونین کی سیادت جلوہ آرا تھی؟ تم وہ محفل کہاں سے لاؤ گے جہاں سعادت دارین کو شراب طہور کے جام بھر بھر کر دئے جاتے اور تشنہ کامان محبت" **ھل من مزید** " کا نعرہ مستانہ لگا رہے تھے؟ تم وہ منظر کہاں سے لاؤ گے جو **کانی اری اللہ عیانا** کا کیف پیدا کرتا تھا؟ تم وہ مجلس کہاں سے لاؤ گے جو **کانما علی روسۃ الطیر** کا سماں بندھ جاتا تھا؟ تم وہ صدر نشین تخت رسالت کہاں سے لاؤ گے جس کی طرف **ھذا الابیض المتکی** سے اشارے کئے جاتے تھے؟ (ﷺ) تم وہ شمیم عنبر کہاں سے لاؤ گے جو دیدار محبوب میں خواب نیم شبی کو حرام کر دیتی تھی؟ تم وہ ایمان کہاں سے لاؤ گے جو سامان دنیا کو تج کر حاصل کیا جاتا تھا؟ تم وہ اعمال کہاں سے لاؤ گے جس کے امام نبیوں کے امام تھے؟ تم قدوسیوں کی وہ جماعت کیسے بن سکو گے جس کے سردار رسولوں کے سردار تھے؟ (ﷺ) تم میرے صحابہ کو لاکھ برا کہو مگر اپنے ضمیر کا دامن جھنجھوڑ کر بتاؤ اگر تمام سعادتوں کے بعد بھی (نعوذ باللہ) میرے صحابہ برے ہیں تو کیا تم ان سے بدتر نہیں؟ اگر وہ تنقید و ملامت کے مستحق ہیں تو کیا تم لعنت وغضب کے مستحق نہیں؟ اگر تم میں انصاف و حیاء کی کوئی رمق باقی ہے تو اپنے گریبان میں جھانکو اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں زبان بند کرو"۔ (بینات محرم الحرام 1390ھ)

مگر کچھ عرصہ سے ایک منظّم طریقے سے صحابہ کو بالعموم اور حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو بالخصوص مجروح کیا جا رہا ہے اور طرح طرح کے طعن ان کی مقدس ذات پر کئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ حرکت روافض کی طرف سے ہوتی تو ہمیں اس پر چنداں حیرت نہ ہوتی کہ اس فرقے کی اساس ہی بغض صحابہ پر ہے۔ لیکن دکھ اور افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ یہ حرکت بریلوی فرقے کی طرف سے کی جا رہی ہے جو خود کو نام نہاد اہل السنّت والجماعت باور کرا کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ بریلوی مولوی نے اس بیماری کو محسوس کرتے ہوئے خود اپنوں کے متعلق لکھا:

''فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے بزرگ بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں''۔

(امیر معاویہ پر ایک نظر،ص:13،از احمد یار گجراتی۔قادری پبلشرز لاہور)

اسی طرح بریلویوں کی معروف گدی گولڑہ کے چشم و چراغ پیر نصیر الدین گولڑوی نے ایک کتاب ''نام ونسب'' لکھی راقم کے پاس اس کا طبع سوم 2001ء کا ایڈیشن ہے۔جسکے صفحہ 514 پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں وارد احادیث کا انکار کیا گیا ہے۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بدعات کا رائج کرنے والا (ص:519) پر کہا گیا۔اس کے علاوہ ان کے نہ صرف کاتب وحی ہونے کا انکار اس کتاب میں کیا گیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے نامناسب رویہ اختیار کرنے جیسے دیگر کئی سنگین الزامات لگائے گئے۔

اسی طرح بریلوی مورخ احمد رضا مکیش نے اپنی کتاب ''تاریخ اسلام'' میں حضرت عثمان غنی و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما پر اتنی گھناؤنی الزام تراشی کی کہ کتاب کے نئے ایڈیشن میں ناشر کو بھی یہ کہنا پڑا:

''اس کتاب میں مصنف کا انداز بعض مواقع پر انتہائی جارحانہ تھا اور بسا اوقات وہ مسلمہ شخصیات کے بارے میں انتہائی سخت زبان استعمال کر گئے تھے''۔

(تاریخ اسلام تحریف شدہ ایڈیشن، ج1،ص24 مکتبہ اعلی حضرت لاہور)(۱)

آگے چلئے مختار جاوید منہاس بریلوی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر مملکت اسلامیہ کے دوٹکڑے کرنے اور عیسائی حکمرانوں سے حد درجہ متاثر ہونے والے دیگر کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔معاذ اللہ

(ملاحظہ ہو: میں زہر ہلاہل کو کیسے کہوں کند؟ ص:11,12،تحریک حسن عمل پاکستان لاہور)

بریلوی امام العلماء قاضی محمد برخوردار ملتانی بریلوی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بد

---

(۱) کتاب کے نئے ایڈیشن میں سے ان تمام حوالہ جات کو نکال دیا گیا ہے۔بریلوی کتب میں تحریف کی تفصیل کے متعلق راقم کا قسط وار مضمون ''بریلوی علماء یہود کے نقش قدم پر'' مجلّہ نور سنت میں ملاحظہ فرمائیں۔

عہد حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل کے متمنی بلکہ ساعی اور ان کی شہادت پر خوشیاں منانے والے جیسے سنگین اور گھٹیا الزام تراشی کی ہے۔

(غوث اعظم، ص:176,182,185 مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور بار اول 2012)

اس کتاب کی اشاعت کے محرک بریلوی مجاہد ملت ظہور احمد چشتی گولڑوی ہیں جبکہ ناشرین نے کہا ہے کہ وہ عقائد ونظریات کے حوالے سے دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف بالخصوص ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کے دامن سے وابستہ ہیں۔

(ملاحظہ ہو: غوث اعظم، ص:xiii۔عنوان: عرض ناشر)

پنڈی کا نام نہاد رضاخانی مناظر حنیف قریشی کا بیان ہمارے پاس موجود ہے جس میں وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا تعارف انتہائی عامیانہ و گستاخانہ انداز میں کرتے ہوئے بار بار "No Mavia،No Mavia"

کا اعلان کر رہے ہیں۔معاذ اللہ۔

طاہر القادری کا ایک بیان ہمارے پاس موجود ہے جو ہماری فیس بک پیج

Www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

پر بھی دیکھا جا سکتا ہے اس میں یہ ضال مضل کہتا ہے کہ میں نے دس محرم الحرام کو لوگوں کو دیکھا کہ بدبخت امیر معاویہ کے فضائل بیان کر رہے ہوتے ہیں ایسے لوگ خارجی ہیں ایسے ملاؤں سے پرہیز کریں لوگ ان کو جوتی مار کر مسجدوں سے نکال دیں۔معاذ اللہ۔

حویلیاں ضلع ہزارہ کی خانقاہ محبوب آباد کا متولی اور سجادہ نشین محمود شاہ محدث ہزاروی اپنے ایک اشتہار میں معاذ اللہ حضرت امیرؓ کو منافق اور اور مکہ میں مار دئے جانے کے ڈر سے ایمان لایا تھا اس کے علاوہ بھی اس میں اس قدر بکواسات کی گئی ہیں جو یہاں نقل کرنا راقم کیلئے ممکن نہیں۔

بریلوی علامہ راشید الخیری لکھتا ہے:

"مسلمانوں کا ایک گروہ (بنی امیہ) حضرت علیؓ کے خلیفہ ہوتے ہی شام میں امیر معاویہ کے پاس چلا گیا امیر معاویہؓ نے ہر جمعہ کو حضرت عثمان غنیؓ کا

خون آلود کرتہ مسلمانوں کو دکھانا شروع کیا جس نے بنو ہاشم کے خلاف بنو امیہ کی جنگ وجدال کی پوری ترغیب دی جس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہؓ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت علیؓ معزول ہوں اور خود خلیفہ ہوں''۔

(سیدہ کا لال، ص60، زاویہ پبلی شرز لاہور)

''اس کے بعد حضرت علیؓ نے اور کوشش کی کہ لڑائی نہ ہو مگر معاویہؓ کے دل میں جو بخار تھا وہ نہ نکلا''۔

(سیدہ کا لال، ص،68)

خود رضاء الحسن بریلوی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اپنے مسلک کی اس سازش اور کھلم کھلا تشیع کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

۱۔ ادارہ پاکستان شناسی لاہور والے بابا جی ظہور الدین خان امرت سری نے ستمبر 2010 میں ''البلاغ'' پر پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری چھاپی تو اس کے شروع میں ڈاکٹر وحید عشرت کا دیباچہ شامل کیا اس میں انہوں نے حضرت معاویہ کے متعلق کئی طرح کی سست باتیں لکھ کر ان کے کردار کو داغ دار کرنے کی کوشش کی۔

۲۔ پیر ہارون الرشید (موہڑہ شریف کوہ مری ضلع راولپنڈی) نے اپنی دعا کے دوران حضرت سیدنا ومولانا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''منافق'' کہا۔ (العیاذ باللہ)

۳۔ قاری ظہور احمد فیضی نے ''شرح خصائص علی'' میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مردود ومطرود اقوال بیان کئے ہیں۔

۴۔ شیخ الاظلام ڈاکٹر طاہر القادری کا بیداری شعور کے سلسلے میں کئے ہوئے ایک خطاب کا ایک چھوٹا سا حصہ ہم تک پہنچا ہے اس میں ضمنا انہوں نے جناب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان کرنے والوں کو فتنہ گر ملا یزیدی ٹولہ خارجی الذہن حب اہل بیت کے مخالف وغیرہ قرار دیا ہے۔

۵۔ ملا برخوردار ملتانی کی کتاب غوث اعظم حال ہی میں زاویہ پبلی شرز لاہور سے چھپی ہے۔...... مصنف نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایسے حیاء سوز و

ظلمت آمیز جملے لکھے ہیں جنہیں پڑھ کر کسی بھی سچے مسلمان کا ایمان زخمی ہو جاتا ہے۔

۷۔ سید مزمل حسین شاہ نے ایک مقام پر تقریر کی جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بڑا ہی بے باک طعن کیا جس پر حاضرین میں سے نعرہ بلند ہوا ''معاویہ پر لعنت'' (اعوذ باللہ) مزمل حسین شاہ نے فوری طور پر اسے منع کیا مگر چند لمحے گزرنے کے بعد اس لعین شخص کا ذکر ان الفاظ میں کیا ''میں اپنے عزیز کو داد دیتا ہوں اس کے اپنے جذبات تھے''۔

مولانا مفتی شوکت سیالوی صاحب (خانیوال) نے چند سال قبل ڈیرہ غازی خان میں ایک تقریر کی تھی جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بے احتیاطی سے کئی باتیں نکل گئیں۔

(بحوالہ سیدنا امیر معاویہ، ص:6 تا 11 مطبوعہ لاہور)

آگے چلئے بریلویوں کے پیر طریقت صوفی مسعود احمد لاثانی سرکار جو بقول خود پانچ سو سے زائد مزارات و آستانوں کی نمائندہ جماعت تنظیم مشائخ کے امیر ہیں کے ترجمان رسالے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخی ان الفاظ میں کی جاتی ہے:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو اپنا جانشین نامزد کر کے اسی اصول دین کی خلاف ورزی کی تھی''۔

(ماہنامہ لاثانی انقلاب انٹرنیشنل، دسمبر 2010، ص:8)

بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی حضرت امیر معاویہ و شیر خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں سوء ادبی کرتے ہوئے انہیں آپس میں کینہ پرور لکھتا ہے۔ معاذ اللہ:

''یعنی جنتی لوگوں کے دلوں میں جو کینہ وغیرہ تھے وہ یہاں دور کر دئے جاویں گے جیسے حضرت علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات''۔

(نور العرفان حاشیہ کنز الایمان، ص:38۔ نعیمی کتب خانہ گجرات)

راقم نے خال المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اہل بدعت کی اس سازش کے آگے بندھ باندھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے فضائل ومناقب جمع کرنے کا ارادہ کیا تا کہ کل کو ان آل بدعت کا شمار اگر معاندین صحابہ میں ہو تو راقم کا شمار محبین صحابہ میں ہو۔ راقم نے جب اپنے اس ارادے کا اظہار مخدوم العلماء استاذ المناظرین ترجمان صحابہ حضرت علامہ مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی کے سامنے کیا تو حضرت نے بے پناہ مسرت کا اظہار کیا اور وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور راقم کے اس کام کی نگرانی بھی فرماتے رہے۔ الحمدللہ! حضرت العلامہ اور دیگر اساتذہ کی دعاؤں کا ہی یہ اثر ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب پر ایک ایسا مجموعہ تیار ہو گیا کہ اس سے پہلے اس انداز سے حضرت امیر المومنین کے مناقب پر کام نہیں ہوا۔

عملی فی هذا الکتاب

۱۔ میں نے روایات کو جمع کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ کوئی بھی روایت ایسی درج نہ ہو جس میں ضعف شدید یا موضوع ہو اس لئے اس مجموعے میں آپ کو انشاء اللہ صحیح، حسن، ضعیف مل جائیں گی مگر موضوع روایت یا ایسی روایت جس میں ضعف شدید ہو نہ ملے گی۔

۲۔ میرے سامنے ایک ہی روایت مختلف طرق سے آئی میں نے ان سب کو درج کرنے کے بجائے صرف اس سند کے ساتھ روایت کو ذکر کیا جو میرے نزدیک سب سے مضبوط سند ہے اور باقی طرق کیلئے ماخذ کا حوالہ دے دیا۔ لیکن یہ میرے تتبع کی حد تک ہے ممکن ہے کہ جس سند کو میں نے چھوڑ دیا وہ اس سے زیادہ قوی ہو جسکو میں نے نقل کیا ہے۔

۳۔ عبارات وروایات کے ترجمہ میں میں نے کہیں بھی لفظی ترجمے کا اہتمام نہیں کیا بلکہ بعض جگہ تو صرف مفہوم کو بیان کر دیا۔

۴۔ میں نے ہر روایت کے ساتھ مکمل سند بیان کر دی ہے تا کہ اہل علم حضرات سند کو دیکھ کر روایت کے متعلق خود ہی فیصلہ کر سکیں۔ البتہ ایک دو روایتوں کی سند مجھے نہیں ملی (کیونکہ اصل ماخذ تک رسائی نہ ہو سکی) تو اس میں دیانۃ مختلف فیہ راوی کا ذکر آخر میں کر دیا۔

(۵) ہر روایت پر اعراب لگا دئے گئے تا کہ اردو خواں طبقہ اگر ان کو یاد کرنا چاہے تو آسانی سے پڑھ سکے۔

(۶) میں نے اس کتاب میں امیر المومنین پر ہونے والے اعتراضات سے تعرض نہیں کیا کیونکہ اس حوالے سے مارکیٹ میں کتابیں موجود ہیں جو بآسانی دستیاب بھی ہیں البتہ اگر کسی روایت کے متعلق کوئی اعتراض تھا تو اس کا جواب دیا ہے۔

آخر میں راقم الحروف سیدی وسندی ومولائی مناظر اسلام حضرت علامہ رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی کا انتہائی ممنون ہے جو میرے اس کام کی نگرانی کرتے رہے اور گاہے بگاہے رہنمائی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔اس کے علاوہ محترم قاری احتشام صاحب زید مجدہ ومحترم قاری عبداللہ صاحب زید مجدہ کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام کے دوران میری راحت وآرام کا بھرپور خیال رکھا اور اس کام کے حوالے سے جتنے دن رات مجھے ادارے کے دفتر میں گزارنے پڑے یہ حضرات خدمت کیلئے موجود رہے نیز محترم اظہر بھائی کا بھی خصوصی طور پر ممنون ہوں گا جنہوں نے کتاب کی کمپوزنگ و پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔فجزاہم اللہ احسن الجزاء

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب: معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی القرشی الاموی۔

والدہ کا نام: حضرت ھندؓ بنت عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد شمس

(معرفة الصحابة لابن النعيم ،ص 2496،دارالوطن للنشر الرياض ،البداية والنهاية لابن كثير ،ج8،ص171دارابن كثير ،بيروت ،الاصابة فی تميز الصحابة لابن حجر العسقلانی ،ج6،ص 120،دارالكتب العلمية ،بيروت ، تاريخ الاسلام للذهبی ،ج4،ص306، دارالكتاب العربی ،بيروت،اسد الغابة فی معرفة الصحابةلابن الاثير ،ج4ص433)

عبد مناف پر جا کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب نبی کریم ﷺ سے جا ملتا ہے۔

کنیت: ابو عبد الرحمٰن۔

تاریخ پیدائش: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ یہی مشہور قول ہے۔ ایک قول چھ سال اور ایک قول تیرہ سال کا بھی ہے۔

(الاصابة ج6ص120)

قبول اسلام: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں دو قسم کی روایات ملتی ہیں۔ ایک روایت فتح مکہ سن ۸ ہجری اور دوسری روایت فتح مکہ سے قبل کی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ ہی سے روایت ہے کہ

قصرت عن رسول الله بمشقص

میں نے نبی کریم ﷺ کے بال مبارک (مروہ کے مقام پر) چھوٹے کئے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ ان کا نبی کریم ﷺ کے یہ بال کاٹنا ''مروۃ'' کے مقام پر تھا۔ (مسلم، ج اول، ص408)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ بال ترشوانا کسی عمرہ میں تھا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صرف ایک حج کیا وہ بھی فتح مکہ کے بعد اور اس میں حلق کروایا تھا نہ کے قصر۔ اور حج میں منی کے مقام پر حلق کروایا جاتا ہے نہ کہ مروہ کے مقام پر۔ چنانچہ امام نووی نے تصریح کی ہے کہ آپ حج قران کر رہے تھے اور آپ نے منی پر مقام پر حلق کروایا تھا اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بال مبارک لوگوں میں تقسیم کئے۔ (نووی، ج1، ص408)

پتہ چلا کہ یہ بال تراشنے کا واقعہ کسی عمرہ کے دوران ہوا۔ اور نبی کریم ﷺ ہجرت مدینہ کے بعد ۶ ہجری کو عمرہ کی نیت سے مکہ کیلئے روانہ ہوئے تھے مگر آپ کو مقام حدیبیہ پر روک لیا گیا تھا۔ جس کے بعد اگلے سال آپ نے یہ عمرہ ادا کیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضا کے درمیان کسی وقت میں ایمان لائے تھے اور عمرۃ القضاہ میں وہ آپ کے ساتھ شامل تھے۔

خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کی تصریح موجود ہے کہ جب کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو اسلام میرے دل میں گھر کر چکا تھا میں نے اس بات کا ذکر اپنی والدہ ہند سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خبردار اگر تو نے اپنے باپ کے مذہب کی مخالفت کی ورنہ ہم تیرا خرچہ پانی بند کر دیں گے۔ مگر بہر حال میں اسلام لا چکا تھا اور خدا کی قسم نبی کریم ﷺ اس حال میں حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے کہ میں آپ کی تصدیق کرنے والا تھا اور خدا کی قسم جب آپ عمرۃ القضاء کیلئے تشریف لائے تو میں اس وقت بھی مسلمان تھا مگر والد کے خوف سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور فتح مکہ کے دن کھل کر اس کا اظہار کیا:

اسلمت یوم القضية و لکن کتمت اسلامی من ابی

(البداية والنهاية ، ج 8، ص171، دار ابن کثیر ، بیروت، تاریخ دمشق لامام ابی القاسم بن هبة الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساکر ، ج59، ص55، دارلفکر ، بیروت، اسد الغابة فی معرفة الصحابة ، ج 4، ص433، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ،

ص668،دار الاعلام ،اردن)

قال معاوية بن ابی سفيان لما كان عام الحديبية و صدت قريش رسول الله ﷺ عن البيت و دافعوه بالراح و كتبوا بينهم القضية وقع الاسلام فی قلبی فذكرت ذالک لامی هند بنت عتبة فقالت اياک ان تخالف اباک و ان تقطع امرا دونه فيقطع عنک القوت و كان ابی يومئذ غائبا فی سوق حباشة .قال فاسلمت و اخفيت اسلامی فوالله لقد رحل رسول الله ﷺ من الحديبية و انی مصدق به و انا علی ذالک اكتمه من ابی سفيان و دخل رسول الله ﷺ عمرة القضية و انا مسلم مصدق به و علم ابو سفيان باسلامی فقال لی يوما لكن اخوک خير منک وهو علی دينی فقلت لم آل دينی خيرا .قال فدخل رسول الله ﷺ عام الفتح فاظهرت اسلامی ولقيته فرحب بی و كتبت له

(مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ،ج24،ص403،دار الفکر بیروت)

جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ جب قریش مکہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے اور عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور ان کے درمیان صلح نامہ لکھا گیا اسی وقت اسلام میرے دل میں گھر کر گیا میں نے اس بات کا ذکر اپنی والدہ ہند بنت عتبہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خبردار اپنے والد کی مخالفت سے بچ کے رہنا ورنہ وہ تیرا خرچہ پانی بند کردے گا اور میرے والد اس دن حباشہ کے بازار میں تجارت کی غرض سے مصروف تھے امیر معاویہؓ فرماتے ہیں میں اسلام لاچکا تھا مگر میں نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور خدا کی قسم نبی کریم ﷺ حدیبیہ سے کوچ کررہے تھے اس حال میں کہ میں ان کی نبوت کی تصدیق کرنے والا تھا مگر اپنے والد سے اس کو چھپائے رکھا اور میں اس وقت بھی مسلمان اور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والا تھا جب وہ عمرہ قضیہ کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور جب میرے والد کو میرے اسلام کا علم ہوا تو مجھے ایک دن کہا کہ تیرا بھائی تجھ سے بہت بہتر ہے کہ

وہ میرے مذہب پر ہے میں نے اس پر برجستہ کہا کہ نہیں میرا دین ہی سب سے بہتر ہے پس جب نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو میں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور ان سے ملاقات کی تو انہوں نے میرا شاندار استقبال کیا اور میں ان کیلئے کتابت کرنے لگا۔
اس کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد نے بھی آپ کا فتح مکہ سے قبل اسلام لانے کا ذکر کیا ہے۔

(معرفة الصحابه لابن ابی نعیم ،ص2496،تاریخ الاسلام للذهبی ، ج4،ص308، تقریب التهذیب ،ص 537دار القلم دمشق،سیر اعلام النبلاء ، ج 2،ص119،الاصابة ، ج6،ص120)

جن حضرات نے فتح مکہ کا قول نقل کیا ہے وہ بھی اس قول کے معارض نہیں کیونکہ خود آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسلام کو چھپائے رکھا تھا اور فتح مکہ کے دن اظہار کیا تھا۔ پس فتح مکہ کے دن اسلام لانے کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت اپنے والد کے ساتھ ایمان کا اظہار کیا۔

شمائل و خصائل: طویل القامة ،سفید رنگ ،حسین وجمیل چہرہ۔کشادہ پیشانی ۔انتہائی حلیم بردبار، بااخلاق ، مدبر، فصیح اللسان ، ذی شعور بروقت فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور تجربہ کار پاکیزہ صفات سیاست دان تھے۔آپ کا حلم وعقل ضرب المثل تھا۔زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے ابن عبد ابی رب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب لگا رہے تھے اور اس رنگ سے داڑھی ایسے چمک رہی تھی جیسے سونا(البداية والنهاية ، ج8،ص172) اللہ اکبر کیا منظر ہوگا۔

آپ نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ اس پر مستقل روایات اپنے مقام پر آرہی ہیں۔آپ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ یعنی ام المومنین تھیں ۔اس حیثیت سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ خال المومنین تھے جو بہت بڑی فضیلت ہے چنانچہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

ازواج و اولاد: حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ،حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، یزید، رملہؒ، صفیہ، عاتکہؒ۔جبکہ ازواج مطہرات میں سے حضرت نائلہؒ ،قریبہؒ بنت ابی امیہ، وکتوۃ بنت

قرظہؓ شامل ہیں۔

امارت وخلافت: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی امارت آپ کے سپرد کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی آپ شام کے امیر رہے اور واقعہ تحکیم کے بعد بالاتفاق پوری امت مسلمہ کے امیر المومنین منتخب ہوئے۔ امیر المومنین منتخب ہونے سے قبل بیس (۲۰) سال تک عہدہ امارت پر فائز رہے اور بیس سال تک پوری مملکت اسلامیہ پر امارت کی گویا چالیس (۴۰) سال تک امارت کے فرائض باحسن خوبی انجام دئے۔

فتوحات: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں سجستان، خراسان، ترکستان، سمرقند وغیرہ فتح ہوئے جبکہ روم کا علاقہ اور قسطنطینہ کا علاقہ بھی آپ کے دور حکومت میں فتح ہوا۔ بحری جنگوں کو کافی وسعت دی۔ مزید تفصیل کیلئے مفتی محمد محذورہ مدظلہ العالی کی کتاب:

فتوحات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ص: 551 تا 584 کا مطالعہ کریں۔

وفات حسرت آیات:

تُوُفِّیَ مُعَاوِیَۃُ بِدِمَشْقَ یَوْمَ الْخَمِیْس لِثَمَانٍ بَقِیْنَ مِنْ رَّجَبٍ سَنَۃَ سِتِّیْنَ وَ کَانَتْ وِلَایَتُہٗ تِسْعَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَّ أَرْبَعَۃَ أَشْھُرٍ أِلَّا لَیَالٍ وَّ کَانَتْ لَہٗ یَوْمَ مَاتَ ثَمَانٍ وَّ سَبْعُوْنَ سَنَۃً .(صحیح ابن حبان ،ج:15،ص:39،حدیث نمبر:6657)

حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ میں ہوئی آپ کی خلافت 19 سال 4 ماہ سے ایک دن کم تھی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک 78 سال تھی۔

اسی طرح ابوجعفر طبری لکھتے ہیں:

و قال علی بن محمد: مات معاویۃ بدمشق سنۃ ستین یوم الخمیس لثمان بقین من رجب حدثنی بذالک الحارث عنہ.

(تاریخ الطبری، ج5ص324،دارالمعارف بمصر۔ذکر وفات معاویہ بن ابی سفیان)

اور علی بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ

میں ہوئی اسی طرح مجھے حارث نے بھی بیان کیا۔

ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر تحریر کرتے ہیں:

ان معاوية ابی سفيان مات بدمشق يوم الخميس لثمان بقين من رجب

(تاریخ ابن عساکر حرف المیم)

حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات کو کوئی۔

جدید دور کا مورخ الصلابی لکھتا ہے:

تنازل الحسن بن علی لمعاوية بالتخلية و تمت بيعته فی شهر ربيع الاول من عام 41ھ و مات بدمشق سنة 60ھ يوم الخميس لثمان بقين من رجب و كانت ولايته تسع عشرة سنة و ثلاثة اشهر و سبعة و عشرين يوما

(معاويه بن ابی سفيان شخصيته و عصره، ص113 لعلی محمد محمد الصلابی)

حضرت حسن بن علیؓ حضرت معاویہؓ کیلئے ربیع الاول 41ھ میں دستبردار ہیے حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ کو ہوئی اور آپ کی خلافت 19 سال 3 ماہ اور 27 دن پر مشتمل تھی۔

ابوعمر یوسف بن عبداللہ النمری القرطبی فرماتے ہیں:

توفی معاوية بدمشق و دفن بها يوم الخميس لثمان بقين من رجب

(الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، ص669 باب معاوية، دار الاعلام، اردن)

آپؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات ہوئی اسی دن دفن ہوئے۔

ابوالحسن عزالدین بن الاثیر کا فرمانا ہے

توفی يوم الخميس لثمان بقين من رجب سنة تسع و خمسين وهو ابن اثنتين و ثمانين سنة والاصح فی وفاته انها سنة ستين.

(اسد الغابة، ج4، ص425)

آپؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 59ھ کو ہوئی اور آپ کی عمر 82 سال تھی اور صحیح یہ ہے کہ وفات 60ھ میں ہوئی۔ علامہ ابن کثیرؒ کے مطابق:

ولا خلاف انہ توفی بدمشق فی رجب سنۃ ستین و قیل لیلۃ الخمیس لثمان بقین من رجب سنۃ ستین

(البدایۃ والنہایۃ سنۃ سبعین من الھجرۃ النبویۃ)

اس میں کوئی اختلاف نہیں آپ کی وفات دمشق میں رجب 60ھ کو ہوئی اور یہ بھی کہا گیا کہ 22رجب بروز جمعرات 60ھ کو کوئی۔

تنبیہ: روافض اوران کے ساتھ اہل بدعت 22رجب کوحضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کی خوشی میں معاذ اللہ کونڈوں کی رسم کرتے ہیں اوراہل السنّت کے ردعمل سے بچنے کیلئے اسے امام جعفر صادق کی نیاز کہتے ہیں۔ چنانچہ
شیعہ فرقہ کے معروف عالم اکبر جاڑوی کونڈوں کے متعلق فرماتے ہیں:

''اس کی شرعی حیثیت تو کوئی نہیں، یہ تو صرف امیر شام (یعنی امیر معاویہؓ) کی موت کا دن ہے اورزمانہ تقیہ کا تھااس کی خوشی کی گئی''۔

(مولانا اکبر جاڑوی صاحب سے 150 سوالات ،ص:42،مولفہ صفدر حسین ڈوگر مطبوعہ القائم پبلیکیشنز لاہور)

شیعوں کی معروف کتاب ''تحفۃ العوام'' جدید میں جہاں نیک ونجس تاریخوں کا ذکر ہے وہاں22رجب میں آگے''نیک روزمرگ معاویہ'' لکھاہواہے۔معاذ اللہ
(تحفۃ العوام،ص246،افتخار بک ڈپواسلام پورہ لاہور،ازمنظور حسین نقوی)
نیزتحفۃ العوام میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات تاریخ15رجب لکھی گئی ہے۔ (تحفۃ العوام،ص:479)

کونڈوں کی یہ رسم بدعت سیئہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہئے خدا ان حضرات کوہدایت دے۔
تفصیلی حالالت کیلئے: اردوخواں طبقہ:
حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ العالی کی کتاب:
''سیرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ''
دوجلدوں کا مطالعہ کریں۔

جبکہ اہل علم حضرات مندرجہ ذیل کتب کو ملاحظہ فرمائیں:

مختصر تاریخ دمشق لابن منظور، سیرت ابن ہشام، تاریخ کبیر، تاریخ الطبری، تاریخ بغداد، الکامل فی التاریخ، تاریخ الخلفاء، معرفۃ الصحابۃ، الاستیعاب، الاصابۃ، البدایۃ والنہایۃ، تاریخ الاسلام للذہبی، طبقات الخلیفۃ، السیر والمغازی، وفیات الاعیان، سیر اعلام النبلاء، جمہرۃ الانساب العرب، اخبار الدول للقرمانی۔ وغیرہا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی نظر میں

اماں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ: اِنِّیْ لَاَتَمَنّٰی أَنْ یَّزِیْدَ اللّٰہُ عز و جل مُعَاوِیَۃَ مِنْ عُمُرِیْ فِیْ عُمُرِہٖ

(الطبقات لابی عروبۃ المتوفی 318 ھ ،ص41،دار البشائر)

میں یہ تمنا کرتی ہوں کہ اللہ تعالی معاویہ کو میری عمر بھی لگادے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ: لَا تَذْکُرُوْ ا مُعَاوِیَۃَ اِلَّا بِخَیْرٍ

(البدایۃ والنہایۃ ،ج 8،ص177، التاریخ الکبیر، ج 4،ص328،رقم 1405 دار الکتب العلمیۃ ،بیروت، سیر اعلام النبلاء ،ج3،ص126)

لوگو! معاویہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ ہی کیا کرو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی برائی بیان کی آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہمارے سامنے قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو غصے میں بھی ہنستا ہے رضامندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو کبھی چھین نہ سکو گے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ:

مَا رَأَیْتُ أَحَداً بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ أَسْوَدَمِنْ مُّعَاوِیَۃَ.

(اسد الغابۃ ،ج4،ص434،الاستیعاب ،ص660)

میں نے نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ سیادت وسرداری کے لائق کسی کو نہ دیکھا۔

اسود کا ایک معنی سخاوت بھی کیا گیا ہے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ:أَصَابَ إِنَّه' فَقِيه'

(الصحیح لامام البخاری، ج۱، ص:۵۳۱)

معاویہ کو کچھ نہ کہو کہ وہ فقیہ تھے۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ:مَارَأَيْتُ أَحَداً بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا يَعْنِىْ مُعَاوِيَةَ

(مسند الشامیین للطبرانی، ج1، ص168 رقم 282، مجمع الزوائد، ج9، ص590، رقم15920، دار الفکر، بیروت، حلیة الاولیاء، ج8، ص275)

میں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ جیسی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہ دیکھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص:

مَا رَأَيْتُ أَحَداً بَعْدَ عُثْمَانَ أَقْضٰى بِحَقٍّ مِّنْ صَاحِبِ هَذَا الْبَاب يَعْنِى معاوية

(تاریخ الاسلام للذهبی، ج4، ص313، البداية والنهاية، ج8، ص193)

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بڑھ کر کسی کو حق کا پورکرنے والا اور حق کا فیصلہ کرنے والا نہ پایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ

قتلای و قتلا معاوية فی الجنة

دیگر بزرگان دین کے اقوال

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الۡمَنَامِ وَ أَبُوۡ بَکۡرٍ وَّ عُمَرُ جَالِسَانِ عِنۡدَہٗ فَسَلَّمۡتُ وَ جَلَسۡتُ فَبَیۡنَمَا أَنَا جَالِس'' إِذَا أُتِیَ بِعَلِیٍّ وَ مُعَاوِیَۃَ فَأُدۡخِلَا بَیۡتاً وَّ أُجِیۡفَ الۡبَابُ وَ أَنَا أَنۡظُرُ فَمَا کَانَ بِأَسۡرَعَ مِنۡ أَنۡ أَخۡرَجَ عَلِیّ'' وَّھُوَ یَقُوۡلُ قُضِیَ لِیۡ وَ رَبِّ الۡکعبۃ ثُمَّ مَا کَانَ بِأَسۡرَعَ من ان خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ وَھُوَ یَقُوۡلُ غُفِرَلِیۡ وَ رب الکعبۃ.

(البدایۃ النھایۃ ،ج8،ص188,189)

میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے سامنے تشریف فرما تھے میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا کہ اسی دوران حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں غور سے اس ساری صورتحال کو دیکھتا رہا کہ تھوڑی ہی دیر میں حضرت علی یہ کہتے ہوئے نکلے: رب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا'' اور پھر تھوڑی دیر کے بعد امیر معاویہ بھی باہر تشریف لائے یہ کہتے ہوئے'' خدا کی قسم میری بخشش ہو گئی''۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

سُئِلَ عَبۡدُ اللّٰہِ ابۡنُ مُبَارَکٍ أَیُّھُمَا أَفۡضَلُ مُعَاوِیَۃُ أَبِیۡ سُفۡیَانَ أَمۡ عُمَرُ بۡنُ عَبۡدِ الۡعَزِیۡزِ ؟ فَقَالَ وَاللّٰہِ أِنَّ الۡغُبَارَ الَّذِیۡ دَخَلَ فِیۡ أَنۡفِ مُعَاوِیَۃَ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ أَفۡضَل'' مِّنۡ عُمَرَ بِأَلۡفِ مَرَّۃٍ صَلّٰی مُعَاوِیَۃُ خَلۡفَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡدُ فَمَا بَعۡدَ ھَذَا ؟

(وفیات الاعیان،ج 3،ص33 ،دار صادر بیروت ،البدایۃ والنھایۃ،ج 8،ص201،مختصر تاریخ دمشق ،ج25،ص38,39)

عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ امیر معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے ؟ تو آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کی ناک میں جو غبار نبی کریم ﷺ کی معیت میں داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجے افضل ہے۔ اللہ کے بندو! معاویہ تو وہ شخصیت ہیں کہ

جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پس جب نبی کریم ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے معاویہ ربنا ولک الحمد کہتے ،اس قدر عظیم فضیلت کے بعد کسی اور فضیلت کے جاننے کی بھی ضرور ہے؟

اللہ اکبر!

صلی معاویة خلف رسول الله ﷺ فقام سمع الله لمن حمده فقال معاویة ربنا ولک الحمد فما بعد هذا ؟

اس جملے کی معنویت وجامعیت کی ترجمانی باوجود کوشش کے اردو میں مجھ سے نہ ہو سکی۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ:

لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ لَقُلْتُمْ هَذَا الْمَهْدِ یُ .

(البداية النهاية ، ج 8،ص195،السنة لابی بکربن الخلال، ج 2ص204 ، مختصر تاریخ دمشق ، ج25،ص53)

اگر تم معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہی مہدی ہیں۔

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ:

لو رأيتم معاوية لقلتم هذا المهد ی .

(المعجم الکبیر، ج19،ص308،رقم691،مکتبة ابن تیمیة،القاهرة)

اگر تم معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہی مہدی ہیں۔

حضرت معافی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ:

سُئِلَ الْمُعَافِی بْنُ عِمْرَانَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبدِ الْعَزِيْزِ ؟ فَغَضَبَ مِنْ ذَالِکَ غَضْباً شَدِيْداً وَّ قَالَ لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَد" . مُعَاوِيَةُ صَاحِبُهُ وَ صَهْرُهُ وَ كَاتِبُهُ وَ أَمِيْنُهُ عَلَى وَحْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْا لِیْ أَصْحَابِیْ وَ أَصْهَارِیْ فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .

(مختصر تاریخ دمشق ،ج25ص73،البدایة والنهایة ،ج8،ص202،)

معافی بن عمران سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ میں کون افضل ہے؟ تو معافی بن عمران اس بے تکے سوال پر سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا نبی کریم ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس مت کیا جائے۔معاویہ تو نبی کریم ﷺ کا صحابی اور سسرالی اور کاتب اور اللہ کی وحی پر امین ہیں۔(عمر بن عبدالعزیزؒ کو بھلا ان میں سے کونسی فضیلت حاصل ہے؟) اور تحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری خاطر میرے صحابہ اور میرے سسرالیوں کو کچھ نہ کہو جوان کو برا بھلا کہتا ہے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہے۔

ربیع بن نافع رحمہ اللہ علیہ:

مُعَاوِيَةُ سِتُرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَ كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتُرَ اِجْتَرَأَ عَلَى مَاوَرَآه‘(مختصر تاریخ دمشق ،ج25،ص74)

امیر معاویہؓ اصحاب رسول ﷺ کا پردہ ہے اور جب کوئی شخص کسی چیز کا پردہ کھول دیتا ہے تو پھر جو کچھ پردہ کے اندر ہے اس پر جرات کرنا اس کیلئے مشکل نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

قاضی عیاض شافعی المتوفی 544ھ لکھتے ہیں:

قَالَ مَالِک‘‘ رَحِمَهُ اللّٰهِ ......مَنْ شَتَمَ أَحَداً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ مُعَاوِيَةَ أَوْ عَمَرَو ابْنُ الْعَاصِ فَإِنْ قَالَ كَانُوْا عَلَى ضَلَالٍ وَّ كُفْرٍ قُتِلَ وَ اِنْ شَتَمَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا مِنْ مَشَاتِمَةِ النَّاسِ نُكِّلَ نَكَالاً شَدِيْداً

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ،ج2،ص184،المکتبة الحقانیة بشاور)

جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ابوبکر،عمر،عثمان،معاویہ،عمرو ابن العاص میں سے کسی کو گالی دی تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس نے انہیں گمراہ اور کافر کہا تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر اس نے صرف گالی دی تو اسے ذلت آمیز سزا دی جائے گی۔

علامہ عبد العزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

قَدْ صَرَّحَ عُلَمَاءُ الْحَدِيْثِ بِأَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه، مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ نُجَبَآئِهِمْ وَ مُجْتَهِدِيْهِمْ وَ لَوْ سُلِّمَ أَنَّه، مِنْ صِغَارِهِمْ فَلاَ شَكَّ فِيْ أَنَّه، دَخَلَ فِيْ عُمُوْمِ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْوَّارِدَةِ فِيْ تَشْرِيْفِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بَلْ قَدْ وُرِدَ فِيْهِ بِخُصُوْصِهٖ أَحَادِيْث'' كَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصلوة والسلام أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً وَ مَهْدِيّاً وَاهدِبِهٖ رواه الترمذی و قوله عليه الصلوة والسلام اللهم عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْحِسَابَ وَالْكِتَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رواه احمد وَ مَا قِيْلَ مِنْ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فِيْ فَضْلِهٖ حَدِيْث'' فَمَحَل نظر وَ كَانَ السَّلَفُ يَغْضَبُوْنَ مَنْ سَبَّهُ وَ طَعَنَهُ وَ قِيْلَ لِإِبْنِ عَبَّاسٍ ان مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْوِتْرَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً قَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ فَقِيْه'' صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كما فى الصحيح البخارى وَ سَبَّهُ رَجُل'' عِنْدَ خَلِيْفَةِ الرَّاشِدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَجَلَّدَهُ وَ قَالَ آخَرُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ فَجَلَّدَهُ وَ قِيْلَ لِإِمَامِ الْجَلِيْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَمُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ غُبَارُ فَرَسِ مُعَاوِيَةَ إِذَا غَزَا مَعَ رَسُوْلِ الله ﷺ أَفْضَل'' مِّنْ عمر و قال القاضى عياض المالكى فى الشفاء قال مالک من شتم احدا من اصحاب رسول الله ﷺ ابا بكر او عمر او عثمان او معاوية او عمر و ابن العاص فان قال كانوا على كفر و ضلال قتل و ان شتمهم كغير هذا من شاتمة الناس نكل نكالا شديدا انتهى و قد الفنا فى الباب رسالة سميناها الناهية عن ذم معاوية

(النبراس، ص550، 551، مکتبہ رضویہ لاہور)

ترجمہ: علماء حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار صحابہ میں سے ہیں آپ نجیب و مجتہد صحابی ہیں اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مانا جائے تو بھی آپ بلاشبہ ان احادیث کے عموم میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔

جب کہ آپ کے حق میں خصوصی احادیث بھی موجود ہیں جیسے آپ ﷺ کا فرمانا کہ اے اللہ معاویہ کو ہادی مہدی بنا اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے جسکو روایت کیا ہے ترمذی نے اور جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ فرما جیسا کہ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ اور یہ جو کسی نے کہہ دیا کہ آپ کی شان میں کوئی حدیث ثابت نہیں تو یہ بات قابل قبول نہیں۔ سلف صالحین کے سامنے جب کوئی امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہتا تو وہ غضب ناک ہوجاتے اور ابن عباس کو کہا گیا کہ معاویہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا انہیں کچھ نہ کہو وہ فقیہ ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہیں (بخاری) اور ایک آدمی نے خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز کے سامنے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے اسی طرح کسی نے آپ کے سامنے یزید کو امیر المومنین کہا تو اسے بھی کوڑے لگوائے امام جلیل عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز تو آپ نے فرمایا کہ معاویہؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تھا اس وقت ان کے گھوڑے کی گرد بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔ ہم نے اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ''الناہیہ عن ذم معاویہ'' ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا حضرت معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے جواب دیا وہ غبار جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ کئی درجے عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔

(مکتوبات امام ربانی ،دفتر اول ،مکتوب نمبر 58، ج1، ص196، مترجم سعید احمد نقشبندی بریلوی ،اعتقاد پبلشنگ ہاوس دھلی)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے گستاخوں کا انجام

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَا لَ مَا

رَأَیْتُ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ضَرَبَ اِنْسَاناً قَطُّ اِنْسَاناً شَتَمَ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّهُ ضَرَبَهُ أَسْوَاطاً .

(البداية والنهاية ، ج8ص202،مختصر تاريخ دمشق ، ج25،ص76)

ابراہیم بن میسرۃ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کسی کو کوڑے مار رہے ہوں سوائے اس شخص کہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبِی الشَّوَارِبِ وَ کَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَنَامِ وَ عِنْدَهُ أَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِی وَ مُعَاوِیَةُ أِذَا جَاءَ رَجُل'' فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا یَنْتَقِصُنَافَکَأَنَّهُ أِنْتَهَرَهُ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا أَنْتَقِصُ هٰؤُلَآءِ وَ لٰکِنْ هَذَا یَعْنِیْ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ وَیْلَکَ أَوَلَیْسَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِیْ قَالَهَا ثَلاثاً ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِرْبَةً فَنَاوَلَهَا مُعَاوِیَةَ فَقَالَ جَأ بِهَا لَبَّتَهُ فَضَرَبَهُ بِهَا و انتبهت فَبَکَّرْتُ أِلَی مَنْزِلِیْ فَأِذَ ذَالِکَ الرَّجُلُ قَدْ أَصَابَتْهُ الذِّبْحَةُ مِنَ اَللیْلِ وَ مَاتَ وَهُوَ رَاشِدُ اَلْکِنْدِیْ

(مختصر تاريخ دمشق ، ج25،ص76,77، البداية والنهاية ، ج8،ص203)

محمد بن عبدالملک جو ابدال وقت میں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اوران کے ساتھ ابوبکر عمر عثمان وعلی ومعاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا حضرت عمرؓ نے اس شخص کہ متعلق شکایت کی کہ یارسواللہ ﷺ یہ شخص ہماری برائی بیان کرتا ہے وہ شخص بولا کہ یارسول للہ میں ان کی برائی بیان نہیں کرتا ہاں البتہ اس یعنی معاویہ کو برا بھلا کہتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر کہا کہ تیرا ناس ہو کیا یہ میرا صحابی نہیں؟ تین بار آپ نے یہ مبارک جملہ دہرایا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک نیزہ اٹھایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ نیزہ اس بدبخت کے سینے میں گھونپ دو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتا ہے جب صبح ہوئی

تو میں دوڑتے ہوئے اس شخص کے مکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ رات اس نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرلی اور مرا پڑا ہوا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس بدبخت شخص کا نام راشد کندی تھا۔

نوٹ: وہ آدمی صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا تھا معاذ اللہ۔ مگر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ پیش کیا تو یوں فرمایا کہ یہ ہمیں برا بھلا کہتا ہے معلوم ہوا کہ جو کسی ایک صحابی پر طعن کرے وہ گویا پوری جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر طعن کر رہا ہے۔ فافہم۔

بنو ہاشم و بنو امیۃ کی رشتہ داریاں

بنی ہاشم میں سے جو رشتہ داریاں ہوئیں بنی امیہ میں

حضرت حسن بن علی نے حضرت عائشہ بنت عثمان بن عفان سے نکاح فرمایا۔ ان کا نکاح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ نے کروایا تھا اور حضرت حسن کی طرف سے دس ہزار دینار مہر ادا کیا۔

بنی ہاشم میں سے جس نے بنو امیہ میں نکاح کئے

ام المومنین ام حبیبہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ یہ اس خاندان کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

عبدالملک بن مروان نے بنت علی و بنت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے نکاح فرمایا۔

عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے فاطمہ بنت الحسین بن علی سے نکاح فرمایا۔

عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کا نکاح نفیسہ بنت عبداللہ بنت العباس بن علی بن ابی طالب۔ جن سے علی اور عباس نام کے دو بیٹے بھی ہوئے۔

بکار بن عبدالملک بن مروان نے نکاح فاطمہ بنت محمد بن الحسن بن علی سے کیا۔

مزید تفصیل کیلئے:

(رسائل ابن حزم ، ج2 من نکح من بنی هاشم فی بنی امیة و من تزوج من بنی امیة فی بنی هاشم)

ابن حزم نے مندرجہ ذیل ابواب بھی قائم کئے جن سے ان دونوں خاندانوں کی قربت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے:

من ولی من بنی امیة لبنی هاشم (رسائل ابن حزم ،ج2،ص109)

من ولی من بنی هاشم لبنی امیة (رسائل ابن حزم ،ج2،ص110)

من غرائب الاسماء فی بنی هاشم

و من غرائب الاسمآء فی بنی امیة (رسائل ابن حزم ،ج2،ص111)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر لکھی جانے والی کتب

آپ کی بردباری پر کتاب

ابوبکر ابن ابی دنیا المتوفی 281ھ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلم پر ایک پورا جزء بنام

حلم معاویة

کے نام سے تالیف کیا ہے۔

دیگر کتب:

یمن کے علماء کی طرف سے ایک کتاب لکھی گئی

(۱) **نصيحة الاخوان فى ترك السب لمعاوية بن ابى سفيان**

(ايضاح المكنون ، ج2،ص652)

(۲) **جواب سوال عن معاوية ابى سفيان لشيخ ابن تيمية**

(۳) **تطهير الجنان لابن حجر هيتمى**

(۴) **الناهية عن طعن فى امير المومنين معاوية لعبد العزيز فرهاروى**

موخر الذکر دونوں رسالے پاکستان میں بھی طبع ہو چکے ہیں اور بآسانی دستیاب ہیں۔

(۵) **اقوال المنصفين فى الصحابى الخليفة معاوية رضى الله تعالى عنه لعبد المحسن بن حمد العباد البدر**

جبکہ اردو میں مندرجہ ذیل کتب لکھی گئیں ہیں:

(۶) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تاریخی حقائق

از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

(۷) مناقب سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کونڈوں کی شرعی حیثیت

از مفتی اعظم ہاشمی صاحب

(۸) سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ

از محمد ظفر اقبال

(۹) اسم معاویہ۔ از مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی۔

(۱۰) الحمد للہ راقم الحروف کا یہ رسالہ (الاربعین فی مناقب امیر المومنین) بھی اب اس فہرست میں شامل ہے۔

وہ محدثین جنہیں نے حضرت امیر معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر ابواب قائم کیئے

(۱) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے "فضائل الصحابة" میں باب قائم کیا:

فضائل معاوية بن ابی سفيان رضی الله تعالی عنهما

(۲)امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 279ھ نے باب قائم کیا:

باب مناقب معاوية بن ابی سفيان رضی الله تعالی عنه

(۲)علامہ آجری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 360ھ نے "الشريعة "میں باب قائم کیا:

كتاب فضائل معاوية بن ابی سفيان رضی الله تعالی عنهما

(۳)علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 852ھ نے "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية " میں باب قائم کیا:

فضل معاوية رضی الله تعالی عنه

امام بخاری نے باب ذکر معاویۃ کہا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب پر باب فضائل معاویۃ نہیں لکھا بلکہ باب ذکر معاویۃ کا باب باندھا۔

جواب:تو کیا ہوا؟اسی بخاری میں:

باب ذكر العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه

باب ذكر طلحة بن عبيد الله

باب ذكر اسامة بن زيد

اب جواب دیں ان کے فضائل ومناقب کے بھی امام بخاری رحمہ اللہ علیہ منکر ہیں ان ابواب کوذکر کرنے کے بعد امام بخاری نے یہ باب باندھا:

باب ذكر معاوية رضی الله تعالی عنه

اس کے بعد باب باندھے:

باب ذكر جرير بن عبد الله البجلی رضی الله عنه

باب ذكر حذيفة بن اليمان العبسی رضی الله عنه

''باب ذکر معاویہ'' سے مراد''باب ذکر فضائل معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ'' ہے۔

نیز معترض کو باب ذکر معاویہ تو نظر آ گیا گا مگر ان تمام ابواب پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب المناقب'' جو قائم کیا وہ نظر کیوں نہ آیا؟

اخرج ابن سعد و ابو نعیم وابن عساکر عن ابی نملة قال کانت یهود بنی قريظة يدرسون ذكر رسول الله ﷺ و كتبهم و يعلمونه الولدان بصفته و اسمه۔(الخصائص الکبری ،ص47)

ظاہر ہے کہ توریت میں نبی کریم ﷺ کے ذکر سے ان کی صفات وفضائل ہی مراد ہوں گے اسی کو''ذکر'' سے بیان کیا۔

قال الاما م مالک رحمه الله تعالی کان ایوب السختیانی اذا ذكر النبی ﷺ بكى حتى ارحمه .. كان مالک اذا ذکر رسول الله ﷺ يتغير لونه ......ولقد كان عبد الرحمن بن القاسم يذكر رسول الله ﷺ فننظر الى لونه كانه نزف منه الدم و قد جف لسانه فی فمه هيبة لرسو ل الله ﷺ ولد كنت آتی عامر بن عبد الله بن الزبير فاذا ذكر عنده رسول الله ﷺ بكى حتى لا يبقى فی عينيه دموع ولقد كنت آتی الزهری و كان من اهنأ الناس و أقربهم فاذا ذكر عنده رسول الله ﷺ فكانه ما عرفک ولا عرفته ولقد كنت آتی الصفوان بن سليم و كان من المتعبدين المتهجدين فاذا ذكر رسول الله ﷺ بكى فلا يزال يبكی حتى يقوم الناس عنه و يتركونه.

(سبل الهدی ،ج12،ص396,395,لامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی،دار الکتب العلمیه بیروت)

اللہ اکبر! کیسے عاشق تھے کہ نبی کریم ﷺ کا تذکرہ سن کر رو رو کر نڈھال ہو جاتے چہروں کا رنگ تبدیل ہو جاتا لوگ دیوانا سمجھ کر چھوڑ کر چلے جاتے اور ایک آج کے نام نہاد عاشق ہیں ۔بہر حال ان سچے عاشقان رسول ﷺ کے سامنے جو نبی کریم ﷺ کا''ذکر'' ہوا تو کیا وہ بھی

فضائل ومناقب سے خالی ہوا کرتا تھا؟ کیا یہاں بھی ذکر رسول اللہ ﷺ پر کوئی اعتراض ہے؟
خزرج کا وفد جب آپ پر ایمان لاکر واپس مدینہ گیا تو حالت یہ تھی

وَانْصَرَفُوْ ا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَبْقَ دَار" مِّنْ دُوَرِ الْاَنْصَارِ اِلَّا وَ فِيْهَا ذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . (المواهب اللدنية ،ج1،ص164)

انصار کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں آپ کے ذکر خیر کی دھوم نہ ہو۔
معترض صاحب ذکر معاویہ پر تو بڑے چیں بجبیں ہوئے کچھ یہاں بھی کرم فرمائی ہوگی؟

کیا حضرت امیر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں؟

معترضین اسحٰق بن راہویہ کی طرف منسوب یہ قول پیش کرتے ہیں:

لم يصح فى فضائل معاوية شىء

جواب:

(۱) اسحٰق بن راہویہ کو اس باب میں کسی صحیح حدیث کا علم نہ ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ سرے سے حدیث ہی نہ ہو۔ اہل بدعت کے حکیم الامت احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

”کسی محدث کا حدیث سے بے خبر رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث موجود ہی نہ ہو“۔ (امیر معاویہ پر ایک نظر، ص:84)

جمہور امت نے آپ کے فضائل کو تسلیم کیا ان پر ابواب باندھے بلکہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہما نے البدایہ والنہایہ میں ابن راہویہ کے اس قول کو ذکر کر کے اس کا تعاقب کیا اور امیر المومنین کے مناقب میں وارد روایات کو ذکر کیا۔ تو اب جمہور کے مقابلے میں قول شاذ جو صحیح سند سے بھی مروی نہیں سے استدلال کرتے ہوئے کچھ تو شرم کرو۔

(۲) اسحٰق بن راہویہ نے صحیح کی نفی کی ہے، اور صحیح کی نفی سے حسن کی نفی لازم نہیں آتی اس لئے چلو تم صحیح نہ مانو کم سے کم حسن تو مان لو۔

(۳) علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے

ہیں:

"فان اريد بعدم الصحة عدم الثبوت فهو مردود لما مر بين المحدثين فلا ضير فان فسحتها ضيقة و عامة الاحكام والفضائل انما تثبت بالاحاديث الحسان لعزة الصحاح ولا نحط ما في المسند والسنن عند درجة الحسن و قد تقرر في فن الحديث جواز العمل بالحديث الضعيف في الفضائل فضلا عن الحسن و قد رايت في بعض الكتب المعتبرة من كلام الامام مجدالدين بن الاثير صاحب ميزا ن الجامع حديث مسند احمد في فضيلة معاوية صحيح الا اني لا استحضر الكتاب في الوقت و لم ينصف الشيخ عبد الحق الدهلوي في شرح السفر السعادة فانه اقر كلام المصنف ولم يتعقبه كتعقبه على سائر تعصباته

(الناهية ،ص:27,28،مكتبة الحقيقة)

''سوا گر عدم صحت سے مراد یہ ہے کہ فضائل معاویہ میں کوئی حدیث ثابت ہی نہیں تو یہ قول مردود ہے اور اگر صحت سے صحت مصطلحہ عند المحد ثین مراد ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا دائرہ تنگ ہے احادیث صحیحہ کی قلت کے باعث بیشتر احکام وفضائل احادیث حسان ہی سے ثابت ہوتے ہیں اور مسند احمد اور سنن کی حدیث درجہ حسن سے کم تر نہیں اور فن حدیث میں یہ طے ہو چکا ہے کہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے حسن کی تو کیا بات ہے اور میں نے کسی معتبر کتاب میں امام مجد الدین ابن الاثیر کا قول دیکھا تھا کہ سیدنا معاویہ کی فضیلت میں مسند احمد کی حدیث صحیح ہے مگر اس وقت وہ کتاب ذہن میں نہیں۔اور شیخ عبد الحق نے سفر السعادۃ میں انصاف نہیں کیا کہ اس قول کو تو نقل کر دیا مگر اس کا تعقب نہیں کیا جس طرح دیگر تعصّبات کا تعقب کیا ہے''۔

ذم معاویہ رضی اللہ عنہ کی احادیث موضوع ہیں

معروف حنفی محدث ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) گھڑی ہوئی موضوع احادیث کے متعلق لکھتے ہوئے انہی کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویة

(الاسرار المرفوعة ،ص343)

انہی گھڑی ہوئی احادیث میں ذم معاویہ میں وارد احادیث بھی ہیں۔

اورعلامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویة و کل حدیث فی ذمه فهو کذب

(المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف،ص78،دار العاصمة الریاض)

انہی گھڑی ہوئی احادیث میں ذم معاویہ میں وارد احادیث بھی ہیں حقیقت یہ ہے کہ امیر معاویہؓ کی مذمت میں وارد تمام روایات موضوع ہیں۔

فضائل میں ضعیف حدیث مقبول ہے

چونکہ میری اس کتاب میں بعض ضعیف روایات بھی آپ کو ملیں گی اس لئے راقم پہلے ہی سے یہ واضح کردے کہ فضائل میں ضعیف احادیث کچھ شرائط کے ساتھ قابل قبول ہیں۔

ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

الِامام محی الدین النووی الشافعی رحمہ اللہ نے اپنی بہت ساری میں کتب میں تمام محدثین وفقہاء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ "فضائلُ الأعمال وترغیب وترھیب" میں "ضعیف حدیث" کو لینا اوراس پر عمل کرنا جائز ہے۔

الِامام النووی الشافعی رحمہ اللہ نے یہ بات اپنی کتب (الروضہ) اور (الِارشاد والتقریب) اور (الاذکار) وغیرہ میں نقل کی ہے، اوریہی الامام النووی رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اوراسی طرح کی تصریح دیگر کبار ائمہ حدیث نے بھی کی ہے، مثلا **الحافظ ابن حجر العسقلانی** ،

والاِمام النووی ، والاِمام ابن جماعة ، والاِمام الطیبی ، والاِمام سراج الدین البلقینی، والحافظ زین الدین أبو الفضل العراقی، والاِمام اِبن دقیق العید ، والحافظ اِبن حجر الھیتمی، والاِمام اِبن الھمام ، والاِمام اِبن علان ، والاِمام الصنعانی ، وغیرھم .

اورحتی کہ آج کل کے عرب کے سلفی علماء میں سے الشیخ بن باز ، والشیخ صالح اللحیدان ، والشیخ صالح الفوزان ، والشیخ عبدالعزیز آل الشیخ ، والشیخ صالح آل الشیخ ، والشیخ علی حسن الحلبی ، وغیرھم بھی یہی کہتے ہیں۔ان علماءِ امت کی چند تصریحات ملاحظہ کریں:

وقال الحافظ السخاوی "وممن اختاروا ذالک أیضاً اِبن عبدالسلام وأبن دقیق العید ۔(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ،ص195)

وقال الحافظ اِبن حجر العسقلانی "تجوز روایة الحدیث الضعیف اِن کان بھذا الشرطین : ألا یکون فیه حکم ، وأن تشھد له الأصول" .

(الاِصابة فی تمیز الصحابة ،ج:5ص690)

وقال الاِمام اِبن علان "ویبقی للعمل بالضعیف شرطان : أن یکون له أصل شاھد لذالک کاندراجه فی عموم أو قاعدة کلیة ، وأن لایُعتقد عند العمل به ثبوته بل یُعتقد الاحتیاط". (الفتوحات الربانیة ج1ص84)

وقال الحافظ ابن حجر العسقلانی "ولا فرق فی العمل بالحدیث الضعیف فی الأحکام أو الفضائل اِذ الکُل شُرع" .(تبین العجب ،ص04)

وقال الاِمام الصنعانی "الأحادیث الواھیة جوزوا أیِ أئمة الحدیث التساھل فیه ، وروایته من غیر بیان لِضعفه اِذا کان وارداً فی غیر الأحکام وذالک کالفضائل والقصص والوعظ وسائر فنون الترغیب والترھیب"

(توضیح الأفکار لمعانی تنقیح الأنظار ،ج2ص238)

وقال العلامة علی القاری "الأعمال التی تثبت مشروعیتھا بما تقوم الحجة به شرعاً ، ویکون معه حدیث ضعیف ففی مثل ھذا یُعمل به فی

فضائل الأعمال ؛ لأنه ليس فيه تشريع ذالک العمل به ، وإنما فيه بيان فضل خاص يُرجى أن يناله العامل به". (المرقاة ج2ص381)

وقال العلامة حبيب الرحمن الاعظمی "والضعيف من الحديث وإن كان قبولاً فی فضائل الأعمال ، ولاباس بإيراده فيها عند العلماء ".

(مقدمة مختصر الترغيب والترهيب ص06)

وقال الإمام إبن الهمام فی كتاب الجنائز من فتح القدير "الاستحباب يثبت بالضعيف غير الموضوع" .

وقال الإمام إبن حجر الهيتمی فی الفتح المبين "أتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف فی فضائل الأعمال لأنه إن كان صحيحاً فی نفس الأمر فقد أُعطى حقه من العمل به".

وقال الشيخ صالح بن عبدالعزيز آل الشيخ "أما فی فضائل الاعمال فيجوز أن يستشهد بالحديث الضعيف فی فضائل الأعمال وأن يذكر لأجل ترغيب الناس فی الخير ، وهذا هو المنقول عن أئمة الحديث وأئمة السلف". [محاضرة (الوجه الثانی)] .

وقال الشيخ محمود الطحان "يجوز عند أهل الحديث وغيرهم رواية الأحاديث الضعيفة والتساهل فی أسانيدها من غير بيان لِضعفها فی مثل المواعظ والترغيب والترهيب والقصص وما أشبه ذالک".

(تيسير مصطلح الحديث،ص65)

"ضعیف حدیث کی تعریف"

یادرکھیں کہ مُحدثین کرام کے "حدیث ضعیف" کی اصطلاحی تعریف میں مختلف اقوال وآراء ہیں، تین اقوال بطور خلاصہ وبغرض فائدہ نقل کرتا ہوں۔

1 = ﴿كل حديث لم تجتمع فيه صفات الحديث الصحيح ولا صفات الحديث الحسن﴾

ہر وہ حدیث جس میں "حدیث صحیح اور حدیث حسن" کے صفات وشرائط موجود نہ ہوں تو وہ"

حدیث ضعیف" ہے۔

اور یہ مشہور مُحدث **امام ابنُ الصلاح الشافعی رحمه الله** کا قول ہے۔

اور اسی تعریف کو ان کے بعد حافظ ابن جماعۃ اور حافظ ابن کثیر اور حافظ نووی اور حافظ جرجانی وغیرہم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے، اور پھر اسی تعریف پر دیگر مُحدثین کے کچھ تعقبیات بھی ہیں، جس کی تفصیل اصول حدیث کی کتب میں موجود ہے۔

2 = ﴿ كل حديث لم تجتمع فيه صفات القبول ﴾

ہر وہ حدیث جس میں صفات قبول موجود نہ ہوں۔

یہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا قول ہے، اور بعض دیگر مُحدثین نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، اعتراضات وتعقبیات اس پر بھی ہیں۔

3 = ﴿ما قصر عن درجة الحسن قليلا ﴾

ہر وہ حدیث جو درجہ میں "حدیث حسن" سے کم ہو۔

حافظ الذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ﴿ **الموقظة** ﴾ میں یہ تعریف کی ہے، اور اصل اس تعریف کا امام ابن دقیق العید اور علامہ عراقی کا کلام ہے، اور اعتراضات وتعقبیات اس پر بھی ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حافظ ابنُ الصَلاح الشافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب (مقدمۃ ابنُ الصلاح) میں فرماتے ہیں کہ وہ حدیث جس میں چھ شرائط پائے جائیں تو وہ "صحیح" ہے، اور وہ چھ شرائط یہ ہیں:

1 = اتصال سند

2 = عدالة الرُواة

3 = ضبط الرواة

4 = السلامة من الشذوذ

5 = السلامة من العلة

6 = وجود العاضد

اور جمہور متاخرین مُحدثین کے نزدیک " حدیث حسن " کی تعریف بھی یہی ہے جس میں

شروط سابقہ پائی جائیں، مگر "حدیث حسن" کا راوی اگرچہ حافظ ہوتا ہے لیکن حفظ میں "حدیث صحیح" کے راوی سے کم ہوتا ہے، اور پھر "حدیث ضعیف" بھی اسی کے ساتھ مُلحق ہے، لہذا متاخرین مُحدثین کے نزدیک "حدیث ضعیف" کی تعریف یہ ہے کہ جس میں ان شروط مذکورۃ بالا میں سے کوئی ایک شرط یا اکثر مفقود ہوں، پھر اس کے بعد "حدیث ضعیف" کے انواع واقسام کی ایک طویل بحث ہے۔

﴿من شاء المزيد فليراجع الى المطولات﴾

فحاصل الكلام انهم عرفوا الحديث الضعيف بانه :هو ما فقد شرطا من شروط الحديث المقبول وهى ستة:

1 =ألعدالة: أي الصدق والتقوى والالتزام الظاهر باحكام الاِسلام.

2 =ألضبط: هو الدقة فِي الحفظ والاِتقان ثم الاستحضار عند الأداء .

3 =ألاتصال: أي كل واحد من الرواة قد تلقاه من رواة الحديث حتى النهاية دون اِرسال أو انقطاع.

4= عدم الشذوذ: وهو مخالفة الراوِي الثقة لمن هو أثق منه .

5= عدم وجود العلة القادحة:أى سلامة الحديث من وصف خفى قادح فى صحة الحديث والظاهر السلامة منه

6 =ألعاضدُ عند الاحتياج اِليه .

راجع : مقدمة ابن الصلاح(ج 1 / ص 6) والباعث الحثيث فى اختصار علوم الحديث(ج 1 / ص 5) وتدريب الراوى فى شرح تقريب النواوي(ج 1 / ص 73) والتقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير فى أصول الحديث(ج 1 / ص 2) وتدريب الراوي في شرح تقريب النواوى(ج 1 / ص 120) . ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

الاربعین

روایت نمبر۱۔حَدَّثَنَاسَعِیُدُ بُنُ عُفَیُرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أِبُنُ وَھُبٍ عَنُ یُّوُنَسَ عَنِ ابُنِ شِھَابٍ قَالَ، قَالَ حُمَیُدُ بُنُ عَبُدِالرَّحُمٰنِ سَمِعُتُ مُعَاوِیَۃَ خَطِیُباً یَّقُوُلُ سَمِعُتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوُلُ:

مَنُ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیُراً یُفَقِّھُہ، فِی الدِّیُنِ وَ اِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ'' وَاللّٰہُ یُعُطِیُ.

(الصحیح لامام البخاری،ج:۱،ص:۱٦،باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ الدین ،قدیمی کتب خانہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں تفقہ عطا فرماتے ہیں اور بلاشبہ (میں علم کے جام) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں تفقہ فی الدین کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اور فقہاء کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف فقیہ تھے بلکہ مجتہد مطلق تھے ملاحظہ ہو:

روایت نمبر۲:حَدَّثَنَا أِبُنُ مَرُیَمَ ثَنَا نَافِعُ بُنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیُ أِبُنُ أَبِیُ مُلَیُکَۃَ قِیُلَ لِاِبُنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالی عنہ ھَلُ لَکَ فِیُ أَمِیُرِ الُمُوُمِنِیُنَ مُعَاوِیَۃَ فَاِنَّہ، مَا أَوُتَرَ أِلَّا بِوَاحِدَۃٍ قَالَ:

أَصَابَ أِنَّہ، فَقِیُہ''

(الصحیح لامام البخاری،ج۱،ص:۵۳۱)

ابن ملیکہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

گیا کہ آپ امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے کیونکہ وہ صرف ایک رکعات وتر پڑھتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔

فائدہ: علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) اس روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وكان ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ميں فضلاء الصحابة و يلقب البحر لسعة علمه و حبر الأمة و ترجمان القرآن و قد دعا له النبى ﷺ بالعلم و الحكمة والتأويل فاستجيب و كان ميں خواص على كرم الله وجهه و شديد الانكار على اعدائه و ارسله على رضى الله عنه ليحاج الحرورية فحاجهم حتى لم لهم حجة فاذا شهد مثله لمعاوية بانه مجتهد و كف مولاه عن الانكار مستدلا بانه من الصحابة قال شيخ الاسلام ابن حجر هذا شهادة من حبر الامة بفضله

(الناهية عن طعن امير المومنين معاوية ،ص:۱۳-۱٤،مكتبة الحقيقة،استنبول)

حضرت ابن عباسؓ کا شمار فضلاء صحابہ میں تھا آپ کے علم کی وسعت کے پیش نظر آپ کو بحر العلوم، حبر امت اور ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے حضور اکرم ﷺ نے ان کیلئے علم وحکمت اور تفسیر القرآن بالتاویل کی دعا فرمائی تھی جو کہ قبول ہوئی آپ کا شمار حضرت علیؓ کے خواص میں تھا آپ دشمنان علیؓ کے شدید نکیر تھے حضرت علی نے آپ کو حرورہ کے خوارج کے پاس مناظرے کیلئے بھیجا تھا آپ نے مناظرہ کیا اور خارجیوں کو لاجواب کر دیا حضرت ابن عباس جیسے ذی علم شخص حضرت امیر معاویہؓ کے اجتہاد کی گواہی دیں اور اپنے غلام کو ان پر نکیر کرنے سے منع کر دیں اور دلیل یہ دیں کہ وہ صحابی رسول و مجتہد ہیں تو اسی سے امیر معاویہؓ کے تو فق وعلو کا پتہ چل

جاتا ہے شیخ الاسلام ابن حجر فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ کے علم وفضل کیلئے
حضرت ابن عباس کی طرف سے یہ بہت بڑی شہادت ہے۔

روایت نمبر۳: **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ نَاأَبُوْ مِسْهَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّه' قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْه' هَادِياً مَهْدِيّاً وَاهْدِبِهٖ**
قال الترمذی حسن غريب

(ترمذی، ج:۲،ص:۲۲۴،قديمی كتب خانه)

صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرۃ رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ یا اللہ معاویہ کو ہدایت دہندہ اور ہدایت یافتہ بنااوراس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطافرما۔

فائدہ: حضرت ملاعلی قاری حنفی رحمہ اللہ اس روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

وَلاَ ارْتِيَابَ اَنَّ دَعَا النَّبِيِّ ﷺ مُسْتَجَاب'' فَمَنْ كَانَ حَالَه' كَيْفَ يَرْتَابُ فِيْ حَقِّهٖ

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،ج:۱۱،ص:۳۸۰، مكتبه رشيده كوئيٹه)

حضور ﷺ کی دعا یقیناً مستجاب ہے سو جس شخص کی یہ حالت ہو اس کے بارے میں شک کئے جانے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے؟

اللہ اللہ! حنفیوں کے یہ عظیم رہنما تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں کہ عقل کے اندھو! جب نبی کریم ﷺ کو مستجاب الدعوات مانتے ہو اور نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں **هادیا مهدیا** کی دعا فرمائی تو کیا یہ دعا مقبول نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور اللہ کی بارگاہ میں یہ دعا مقبول ہے، تو جس کو ہدایت کی سند نبی کریم ﷺ نے دے دی آج کے یہ نام نہاد سید زادے اور سنی اس عظیم صحابی پر طعن کر کے کیا خدا کے غضب کو دعوت نہیں دے رہیں؟

روایت نمبر۴: **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ**

عَنْ يُونَسَ عَنْ حَبْس" عَنْ أَبِي أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْراً وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْر" لاتَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :اَللّٰهُمَّ اهْدِبِهٖ

(ترمذی، ج:۲،ص:۲۲٤،قدیمی کتب خانہ)

حضرت ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے معزول کیا اور حضرت امیر معاویہؓ کو وہاں کا والی بنایا تو لوگ چہ می گوئیاں کرنے لگے کہ دیکھو عمیر بن سعید کو تو معزول کر دیا اور امیر معاویہ کو والی بنا دیا تو حضرت عمیر بن سعد نے فرمایا لوگو! معاویہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زبان سے یہ دعا ان کے حق میں سنی کہ اے اللہ معاویہ کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے

روایت نمبر۵:**أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْغَبَرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ أَلسَّمَعِيُّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ**

(مسند احمد ج:۲۸،ص:۳۸۳،رقم:۱۷۱۵۲،موسسة الرسالة بيروت

صحيح ابن حبان،ج:۱٦،ص:۱۹۲،رقم:۷۲۱۰،موسسة الرسالة بيروت

مجمع الزوائد،ج:۹،ص:۳٤۰،رقم:۱۵۹۱۷،دارالفكر بيروت

التاريخ الكبير لامام البخارى،ج:۷،ص:۱٤۰،رقم:۱٤۰۵

موارد الظمان،ج:۱،ص:۵٦٦،رقم:۲۲۷۸

كنزالعمال،ج:۱۸،ص:۱۳۱،رقم۳۳٦۵٦،دارالكتب العلميه بيروت

الشريعة لآجرى ج:۳،ص:٤۹۷،رقم۱۹۷۰

المجعم الكبير، ج:١٨، ص:٢٥١، رقم:٦٢٨، مكتبة ابن تيمية، القاهرة

مسند البزار، ج:١٠، ص:١٣٨، رقم:٤٢٠٢، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة

فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل، ص:٩٤١، جامعة ام القرى)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ! معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما اور انہیں آخرت کے عذاب سے بچا

روایت نمبر٦۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرَ الْمَعْقَرِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدُ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرَمَةُ أَنَا أَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِيْ اِبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لاَ يَنْظُرُوْنَ اِلٰى أَبِيْ سُفْيَانَ وَلاَ يُقَاعِدُوْنَه' فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلاَثٌ" أَعْطِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ عِنْدِيْ أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَ أَجْمَلُه' أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ وَ مُعَاوِيَةُ تَجْعَلُه' كَاتِباً بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ تُؤَمِّرَنِيْ حَتّٰى أُقَاتِلُ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَعَمْ

(الصحيح لامام المسلم، ج:٢، ص:٣٠٤، قديمى كتب خانه كراچى)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیانؓ کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے حضرت ابوسفیانؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ سے تین چیزیں مانگتا ہوں آپ مجھے عطا فرمادیں فرمایا کیا مانگتے ہو؟ عرض کیا میرے پاس عرب کی سب سے حسین وجمیل بیٹی ام حبیبہ موجود ہے میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے عرض کیا آپ معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر عرض کی کہ مجھے امارت سونپ دیں تاکہ میں جس طرح مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا رہا ہوں اب مشرکین کے خلاف جنگ کرکے بدلہ لے سکوں آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

فائدہ: فتح مکہ سے پہلے ہی ام حبیبہ کا نکاح آپ ﷺ سے ہو چکا تھا حضرت ابوسفیانؓ نے اپنے مسلمان ہونے کے بعد اسی نکاح کی تجدید اور اس پر اپنے قلبی اطمینان کی بات کررہے

ہیں۔(شرح نووی)

روایت نمبر۷:حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ ثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعُنْسِيَّ حَدَّثَه' أَنَّه' أَتٰى عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتُ وَهُوَ نَازِل'' فِيْ سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِيْ بِنَاءٍ لَّه' وَ مَعَه' أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْر'' فَحَدَّثَنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا قَالَتْ أُمُّ حَرَام قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا فِيْهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيْهِمْ

(الصحیح لامام البخاری،ج:۱،ص:۴۰۹-۴۱۰،باب ماقیل فی قتال الروم)

ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہو چکی (۱) ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں اس لشکر میں شامل ہوں گی تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں شامل ہو گی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) حافظ بدرالدین عینی حنفیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) علامہ زرقانیؒ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْمَهْلَبُ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ مَنْقَبَة'' لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَّا الْبَحر

(فتح الباری،ج:۱،ص:۱۰۲،کتاب الجھاد،دارالمعرفۃ۔بیروت،شرح الزرقانی،ج:۳،ص:۵۷،دارالکتب العلمیۃ۔بیروت)

اس حدیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے کیونکہ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سمندر پار جہاد کیا۔

روایت نمبر۸:أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الامام ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَلْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْشِبرِ اَلْغَنَوِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

۱بخاری کے حاشیہ پر ہے قد اَوْجَبُوا أی فَعَلُوا فِعْلاً أَوْجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ (بخاری ج۱ص۴۱۰حاشیہ نمبر۱)

لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطِنْطِيْنِيَّةُ وَلِنِعْمَ الْاَمِيْرُ أَمِيْرُهَا وَ لِنِعْمَ الْجَيْشُ ذَالِكَ الْجَيْش

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ،ج:٤،ص:٤٦٨،رقم:٨٣٠٠،دارالكتب العلمية ـبيروت قال الذهبى فى التلخيص صحيح

كنز العمال ،ج:١٤،ص:٢١٩،رقم:٣٨٤٦٢،الرسالة العالمية ،دمشق

جامع المسانيد والسنن لابن كثير ،ج:١،ص:٥٢٧،رقم:١٠٧٩،دارخضر للطباعة والنشر التوضيع ـبيروت

التحاف الخيرة المهرة لزوائد المسانيد العشرة ، ج : ٨، ص: ١٠٦، رقم:٧٥٩٥، دارالوطن للنشر، الرياض

الفتح الكبير للسيوطى ،ج:٣،ص:٩،رقم:٩٦٧٠،دارالفكر ـبيروت

مجمع الزوائد ،ج:٦،ص:٣٢٣،رقم:١٠٣٨٤،دارالفكر ـبيروت

مسند امام احمد ،ج:٤،ص:٣٣٥،رقم ١٨٩٧٧)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسطنطینیہ ضرور بضرور فتح ہوگا اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہے اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہے۔

فائدہ: قسطنطینیہ ۳۲ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھوں فتح ہوا پس نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ حضرت امیر معاویہؓ کی بہت بڑی منقبت وفضیلت ہے۔

روایت نمبر۹: **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِيْ يُوْسَفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّه، سَمِعَه، يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُه، وَ كَانَتْ أُمَّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَطْعَمَتْه، وَ جَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَه، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَ هُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاس" مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**

يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرَ مُلُوْكاً عَلَى الْاَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(الصحيح لامام البخاری ،باب الدعا بالجهاد والشهادة للرجال والنساء

الشريعة للآجری ،ج:۳،ص:۵۰۲،رقم :۱۹۸۱،موسسة قرطبة)

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور حضرت ام حرامؓ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں ایک بار رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرامؓ کے پاس آئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کا سر دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے اس کے بعد آپ ﷺ ہنستے ہوئے جاگ اٹھے ام حرام کہتی تھیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کیلئے نکلے ہوئے ہیں وہ اس سمندر میں سوار ہیں گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کرے تو رسول اللہ ﷺ نے ام حرام کیلئے دعا کی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اسی حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں:

فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

(بخاری ج۲ ص:

چنانچہ ام حرام بھی معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سمندری سفر میں شامل ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔

یعنی اس روایت میں جس لشکر کو بشارت دی جارہی ہے وہ حضرت معاویہؓ ہی کا لشکر جرار ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو اس لشکر میں شامل ہونے کی آرزو کریں اللہ کے

رسول ﷺ سے اس لشکر میں شامل ہونے کیلئے دعا کی التجا کریں اللہ کے رسول ﷺ اپنی زبان مبارک سے اس لشکر کی تعریف کریں اس میں لوگوں کی شمولیت کیلئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں، اس لشکر کو دیکھ کر خوشی سے تبسم فرمائیں اور آج کل کے نام نہاد سنی، پیر و سید زادے اس لشکر کے امیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتے ہیں۔

روایت نمبر ۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُوْنَسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حلبس عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَأْذَنَ أَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فِيْ أَمْرٍ فَقَالَ أَشِيْرُوْا فَقَالَ أَللّٰهُ وَ رَسُوْلُه' أَعْلَمُ فَقَالَ ﷺ أَشِيْرُوْا عَلَيَّ فَقَالَ أَللّٰهُ وَ رَسُوْلُه' أَعْلَمُ فَقَالَ أُدْعُوْا مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ أَمَا كَانَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَجُلَيْنِ مِنْ رِّجَالِ قُرَيْشٍ مَّايُنَفِّذُوْنَ أَمْرَهُمْ حَتّٰى يَبْعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى غُلَامٍ مِّنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ فَقَالَ أُدْعُوْا لِيْ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْضِرُوْه' أَمْرَكُمْ وَأَشْهِدُوْا أَمْرَكُمْ فَإِنَّه' قَوِيٌّ'' أَمِيْنٌ''

(مسند الشاميين للطبراني ،ج:۲،ص:۱٦۱،رقم ۱۱۱۰،موسسة الرسالة ـ بيروت

مسند البزار ،ج:۸،ص:٤۳۳،رقم :۳۵۰۷،مكتبة العلوم و الحكم ،المدينة المنورة)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ایک معاملہ میں حضرت ابوبکر الصدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مشورہ طلب کیا کہ اس معاملے میں مجھے مشورہ دو تو شیخین نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں دوسری دفعہ فرمایا تو یہی جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا پھر معاویہ کو بلاؤ جس پر ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا نبی ﷺ اور دو آدمی قریش کے لوگوں کے معاملے میں کافی نہیں کہ ان پر کسی معاملے کو نافذ کر سکیں کہ آپ ﷺ قریش کے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو بلانے کیلئے پیغام بھیج رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ معاویہ کو میرے پاس بلالاؤ جب معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہوگئے کہ تم اپنے مقدمے کو اس کے سامنے پیش کردو اور اس کے اپنے معاملے کا گواہ بنادو بے شک

یہ قوی اور امین ہیں۔

نوٹ :اللہ اللہ! جن کی امانت کی گواہی کائنات کا امین وصدیق دے جن سے کائنات کا سردار افضل البشر بعد الانبیاء ﷺ کی موجودگی اور خلیفہ ثانی کی حاضری میں مشورہ طلب کریں اس کے مقام ومرتبہ کا بھلا کون اندازہ کرسکتا ہے۔

روایت نمبر ۱۱:عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ وَ رَأْسُ مُعَاوِيَةَ فِيْ حِجْرِهَا وَ هِيَ تَقَبِّلُه' فَقَالَ لَهَا أَتُحِبِّيْنَه' قَالَتْ وَمَا لِيْ لاَ أُحِبُّ أَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه' يُحِبَّانِهِ

(مجمع الزوائد، ج:۹،ص:۵۹۵،رقم ۱۵۹۲۳،دار الفکر،بیروت)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ ام حبیبہ کے پاس تشریف لے گئے امیر معاویہ کا سر ام حبیبہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے اور اماں ان کے بوسے لے رہی تھی آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ام حبیبہ کیا تو اس سے محبت رکھتی ہے؟ اماں نے فرمایا یہ میرے بھائی ہیں میں کیوں ان سے محبت نہ کروں گی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر سن لے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی ان سے محبت فرماتے ہیں

روایت نمبر ۱۲:حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَلدِّمَشْقِيَّانِ قَالاَ ثَنَا أَبُوْ مسْهِرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ أَلْمُزَنِيُّ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

أَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(مسند الشاميين، ج:۱،ص:۳۳۳

الشريعة،،رقم ۱۹۱۰

معجم ابن عساكر، ج:۲،ص:۱۰۴۱،رقم:۱۳۴۱،دار البشائر،دمشق

كنز العمال، ج:۱۳،ص:۵۸۸،رقم ۳۷۵۱۲،۳۷۵۱۳)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمیرۃ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا

اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم دے اور انہیں برائی سے محفوظ فرما

روایت نمبر۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ الرَّازِيُّ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ قَطَنٍ اَلرَّمَلِيُّ قَالَ نـا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَلْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَالَ جَآ ءَ جِبْرِيْلُ اِلٰى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِسْتَوْصِ مُعَاوِيَةَ فَاِنَّه' أَمِيْن'' عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ معاویہ سے کام لیجئے کیونکہ وہ خدا کی کتاب پر امین ہیں۔

(المعجم الاوسط، ج:٤، ص:١٧٥، رقم:٣٩٠٢

مجمع الزوائد، ج:٩، ص:٣٤١، رقم:١٥٩٢٢

سبل الهدى، ج:١١، ص:٣٩١)

ترجمہ: ایک بار جبرائیل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا اے اللہ کے رسول معاویہ کو اپنا مشیر بنالیجئے کہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہیں۔

روایت نمبر۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْـنُ حَـرْبٍ عَـنْ أَبِيْ هِلَالٍ اَلرَّاسِبِيُّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

أَللّٰهُمَّ عَلِّمْه' الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَكِّنْ لَه' فِى الْبِلَادِ

(المعجم الكبير، ج:١٩، ص:٤٣٩، رقم:١٠٦٦

مجمع الزوائد، ج:٩، ص:٥٩٤، رقم:١٥٩١٨

كنز العمال، ج:١، ص:١٢٠٢، رقم:٣٣٦٥٧

سبـل الهـدى والـر شـاد فـى سيـرة خير العباد، ج:١، ص:٣٩٠، الباب الحادي الثلاثون فى

استکتابه ﷺ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کیلئے دعا فرمائی کہ یا اللہ معاویہ کو حساب و کتاب سکھا دے اور شہروں پر ان کو قبضہ دے۔

روایت نمبر ۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاودُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَة'' فِيْ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَيَلِى قَتْلَهُمْ أَوْلٰى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

(الصحیح لامام المسلم، ج:۱،ص:۳٤۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ان میں ایک فرقہ (خوارج) نکلے گا اور دو گروہوں میں سے ان کو وہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا

روایت نمبر ۱٦: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحَدَّانِيُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَة'' عَنْ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهُمَا أَوْلٰى الطَّآئِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

(الصحیح لامام المسلم، ج:۱،ص:۳٤۲)

ترجمہ: مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے وقت ایک گروہ (خوارج) اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اسے مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں سے جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ قتل کرے گا۔

فائدہ: شارح مسلم علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہاں مسلمانوں کے دو گروہوں سے مراد حضرت علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے گروہ ہیں۔ اس روایت میں حضرت معاویہؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اپنی مبارک زبان سے ''مسلمان'' اور ''حق'' پر کہا، ہاں یہ الگ بات ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت معاویہؓ کے مقابلے میں حق کے زیادہ قریب تھے۔ خارجیوں کا قلع قمع بھی حضرت علیؓ کے ہاتھوں ہوا

آج کل کے خارجی نواصب، تفضیلی رافضی عبرت حاصل کریں کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ان دونوں گروہوں کو ساتھ ساتھ دیکھنا چاہ رہے ہیں ان کے حق ہونے پر اللہ کے رسول شہادت دے رہے ہیں اور نواصب جو اہل بیت کے دشمن ہیں اور روافض جو صحابہ کے دشمن ہیں ان دونوں بھائیوں کو آپس میں لڑوانا چاہ رہے ہیں۔

روایت نمبر ۱۷: أَنْبَأَنَا ابْنَ نَاحِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُبْنُ أِبْرَاهِيْمَ أَلْمَقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ أِسْحَاقَ بْنِ وَحْشِيّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أِسْحَاقُ بْنُ وَحْشِي عَنْ أَبِيْهِ وَحْشِي عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَلِيْنِيْ مِنْكَ قَالَ بَطَنِيْ وَ صَدْرِيْ قَالَ مَلَأَ هُمَا اللّٰهُ عِلْماً وَّ حِلْماً

(اشریعة للآجری ،ج:۳،ص:۵۰۰،رقم ۱۹۷۸

التاریخ الکبیر للبخاری ،ج:۸،ص:٦٩،رقم :٢٦٢٤)

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے معاویہ تیرے جسم کا کونسا حصہ میرے جسم کے قریب ہے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا میرا پیٹ (شکم) اور سینہ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی اسے علم وحلم سے بھر دے۔

نوٹ: اللہ اکبر! اگر حضرت امیر معاویہؓ کی کوئی اور فضیلت بالفرض نہ بھی ہوتی تو یہ فضیلت کیا کم ہے کہ آپ کا سینہ وشکم مبارک نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر سے بار بار مس کر رہا ہے اللہ اکبر کیا منظر ہوگا کہ جس پر فرشتے بھی ناز کرتے ہوں گے ۔

روایت نمبر ۱۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ شَهْرَيَارَقَالَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ الْجَراحِ الْمُوْصلى قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ الْمَعَافِيَ بْنَ عِمْرَانَ فَقَالَ يَا أَبَا مَسْعُوْدٍ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ؟فَرَأَيْتُه‘ غَضِبَ غَضْباً شَدِيْداً وَّ قَالَ لاَ يُقَاسُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَحَد‘‘ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ، کَاتِبُہ، وَ صَاحِبُہ، وَ صَھرُہ، وَ أَمِینُہ، عَلَی وَحیِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ دعوا لِیْ أَصْحَابِیْ وَ أَصْھَارِیْ فَمَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلائِکَۃِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ

(الشریعۃ للآجری ،ج:۳،ص:۵۲۰،۵۲۱،رقم ۲۰۱۳)

ترجمہ: معافی بن عمران سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہؓ اورعمر بن عبدالعزیزؒ میں کون افضل ہے؟ تو معافی بن عمران اس بے تکے سوال پرسخت غضبناک ہوئے اور فرمایا نبی کریم ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس مت کیا جائے ۔معاویہ تو نبی کریم ﷺ کا صحابی اور سسرالی اور کاتب اور اللہ کی وحی پر امین ہیں۔(عمر بن عبدالعزیزؒ کو بھلا ان میں سے کونسی فضیلت حاصل ہے؟) اورتحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری خاطر میرے صحابہ اور میرے سسرالیوں کو کچھ نہ کہو جوان کو برا بھلا کہتا ہے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہے۔

روایت نمبر۱۹:حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ نَا السِّرِّیُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَحْیٰ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ أُمِّ حَبِیْبَۃَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ دَقَّ الْبَابَ دَاقٌ" فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أُنْظُرُوْا مَنْ ھَذَا قَالُوْا مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہُ وَ دَخَلَ وَ عَلَی اُذُنِہٖ قَلَم" لَہُ یَخُطُّ بِہٖ فَقَالَ مَا ھَذَ الْقَلَمُ عَلَی أُذُنِکَ یَا مُعَاوِیَۃُ ؟ قَالَ قَلَم" أَعْدَدْتُّہُ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ قَالَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ نَبِیِّکَ خَیْراً وَ اللّٰہِ مَااسْتَکْتَبْتُکَ اِلَّا بِوَحْیٍ مِّنَ اللّٰہِ عَزَّوَ جَلَّ وَ مَا أَفْعَلُ مِنْ صَغِیْرَۃٍ وَ لَا کَبِیْرَۃٍ اِلَّا بِوَحْیٍ مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ کَیْفَ بِکَ لَوْ قَدْ قَمَّصَکَ اللّٰہُ قَمِیْصاً؟یَعْنِی الْخِلَافَۃَ فَقَامَتْ أُمَّ حَبِیْبَۃَ فَجَلَسَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اِنَّ اللّٰہَ مُقَمِّصُ أَخِیْ قَمِیْصاًقَالَ نَعَمْ وَ لٰکِنْ فِیْہِ ھُنَات" وَّ ھُنَات" فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَادْعُ لَہُ فَقَالَ أَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ بِالْھُدٰی وَ جَنِّبْہُ الرِّدَی وَاغْفِرْ لَہُ فِی الْأَخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

(المعجم الاوسط،ج:۲،ص:۲۳۳،رقم :۱۸۳۸،دارالحرمین ،القاھرۃ

مجمع الزوائد ، ج:۹، ص۵۹۳، ۵۹٤، ۱۵۹۱۵)

ترجمہ: ایک دن جبکہ نبی کریم ﷺ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو کون ہے؟ عرض کی گئی حضرت معاویہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دو آنے کی۔ چنانچہ آپؓ اندر آ گئے اور آپ کے کان پر وہ قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ لکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاویہ! یہ تیرے کان پر کیسا قلم رکھا ہوا ہے؟ حضرت امیرؓ نے عرض کیا کہ آقا یہ قلم میں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خدمت کیلئے بنایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تجھے میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور خدا کی قسم میں نے تو تجھے اپنا کاتب مقرر ہی اسی لئے کیا ہے کہ تا کہ تو اللہ کی وحی لکھا کرے۔ اور میں کوئی چھوٹا بڑا کام نہیں کرتا مگر اللہ سے وحی پا کر۔ اور اے معاویہ بھلا تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب تجھے اللہ تعالیٰ خلافت عطا فرمائیں گے۔ جناب ام المومنین ام حبیبہؓ اٹھیں اور رسول خدا ﷺ کے سامنے بیٹھ گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے بھائی کو خلاف عطا کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا بالکل مگر اس میں یہ یہ صفات ہیں۔ تو ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ آپ ان کے لئے دعا فرما دیں تو آپ نے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ معاویہ کو ہدایت پر قائم رکھنا اور اسے بری عادات سے محفوظ رکھنا اور اس کی دنیا و آخرت میں بخشش فرمانا''۔

روایت نمبر۲۰: حَـدَّثَنَا رَوْح'' قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ سَـمِعْـتُ جَـدِّيْ يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ لَهَا وَاشْتَكٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَبَيْنَا هُوَ يُوَضِّيءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَـهُ أِلَيْـهِ مَـرَّـةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَتَوَضَّاءُ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ أَمْراً فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ، ج18، ص129,130 رقم 16933 موسسة الرسالة ، بیروت

کنز العمال ج18،ص130رقم33653

مجمع الزوائد ج9ص593،رقم 15914

جامع الاحادیث ج9ص24 رقم 28074دار الفکر بیروت

مسند ابو یعلی ،ج13ص370رقم 7380دار المامون للتراث بیروت

اتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة ،ج5،ص18رقم 4162 دار الوطن للنشر،الریاض الطبعة الاولی 1420ھ)

ترجمہ :جب حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیمار ہوئے تو بجائے ان کے حضرت امیر معاویہؓ نے پانی کا برتن اٹھالیا اور رسول خدا ﷺ کو وضو کرانے لگے نبی کریم ﷺ نے وضو کرنے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے معاویہ اگر تم کو کہیں کی حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا حضرت معاویہ کہتے ہیں اس وقت سے مجھے برابر یہ خیال رہا کہ عنقریب مجھے خلافت ملنے والی ہے یہاں تک کہ مل گئی۔

فائدہ: ایک فضیلت تو یہ کہ حضرت امیر معاویہؓ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت کا موقع ملا وضو کرانے کی سعادت نصیب ہوئی دوسری فضیلت یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کی پیشنگوئی پہلے ہی سے نبی کریم ﷺ نے کردی۔

روایت نمبر٢١: حدثنا الحسین بن اسحاق التستری ثنا الحسین بن ابی البسری العسقلانی ثنا زید بن ابی الزرقاء عن جعفر بن برقان عن یزید الاصم قال قَالَ عَلِیّ'' قَتْلَایَ وَ قَتْلٰی مُعَاوِیَۃَ فِی الْجَنَّۃِ

(المعجم الکبیر ج19ص307رقم 688مکتبة ابن تیمیة ،القاهرة

مجمع الزوائد ج9،ص 596رقم 15927،

سیر اعلام النبلاء ،ج3،ص 144 موسسة الرسالة)

ترجمہ:حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لشکر اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر کے مقتول جنت میں ہیں۔

نوٹ: یہ روایت اگر چہ موقوف ہے مگر حکما مرفوع ہے کیونکہ کسی کو جنت کی بشارت دینا ایسا امر ہے جس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں بلکہ وہ سماع پر موقوف ہے۔

روایت نمبر۲۲: **حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفِ الضَّبِیُّ وَصِیُّ سُفْيَان الثوری أَبُوْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّیْ أَنْ لَّا أَتَزَوَّجُ اِلٰی أَحَدٍ مِّنْ أُمَّتِیْ وَلاَ أُزَوِّجُ أَحَد" مِّنْ أُمَّتِیْ اِلَّا كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِیْ ذَالِكَ**

(بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث للامام نور الدين على بن سليمان ابى بكر الهيثمى الشافعى ج2 ص 919 رقم 1008،

كنز العمال ،ج12،ص94، رقم 24147

مجمع الزوائد ،ج9،ص737،رقم 16388

فيض القدير للمناوى ج9 ص 20،

الجامع الصغير للسيوطى ،ج2ص149 حرف السين ،دارالكتب العلمية ،

المعجم الاوسط ،ج6ص50رقم 5762،دارالحرمين،القاهرة

المطالب العاليه لابن حجر العسقلانى ،ج 11،ص248،رقم 3987، دارالعاصمة ،الرياض)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جس مسلمان گھرانے میں میں اپنا نکاح کروں یا جس مسلمان گھرانے میں اپنی کسی بیٹی کا نکاح کردوں وہ لوگ جنت میں میرے ساتھی ہوں گے۔ اللہ نے میری اس خواہش کو قبول فرمالیا۔

نوٹ : نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر میں نکاح فرمایا لہذا قیامت کے دن حضرت ابوسفیان حضرت ہند حضرت ام حبیبہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

روایت نمبر۲۳: **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّضَرِ الْعَسْكَرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ**

النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُ هَذَا الْاَمْرُ نُبُوَّةٌ وَّ رَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّ رَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكاً وَّ رَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ إِمَارَةً وَّ رَحْمَةً ثُمَّ يَتَكَادَمُوْنَ عَلَيْهِ تَكَادُمَ الْحُمُرِ فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ وَ إِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ وَ إِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمْ عَسْقَلَانُ .

المعجم الکبیر للطبرانی ، ج9 ص299 رقم الحدیث 10975

مجمع الزوائد ، ج5،ص343رقم 8964

و قال الھیثمی رواہ الطبرانی و رجالہ ثقات)

ترجمہ :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اس دین میں نبوت ورحمت ہوگی پھر خلافت ورحمت ہوگی پھر بادشاہت ورحمت ہوگی پھر لوگ خلافت پر اس طرح گریں گے جس طرح گدھے کسی چیز پر گرتے ہیں پس تم لوگ جہاد کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔اور سب سے افضل جہاد سرحد کی حفاظت ہے اور سب سرحدوں سے بہتر سرحد عسقلان کی ہے۔

فائدہ:اس روایت کے ذیل میں ابن حجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے حضرت معاویہؓ کی خلافت کی فضیلت صاف ظاہر ہے کیونکہ جو سلطنت کہ بعد خلافت و رحمت کے ہوئی وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سلطنت تھی آنحضرت ﷺ نے اس سلطنت کو بھی رحمت فرمایا''۔(تطہیر الجنان،ص36)

روایت نمبر۲۴:**سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهاً ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِيْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهاً وَّ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَّ شَهِيْداً**

(مشکوۃ ، ج1ص37،مکتبہ رحمانیہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے جب انسان اتنا علم حاصل کرلے تو فقیہ بن جائے ؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کیلئے

چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کرلے تو اللہ تعالی اس کو قیامت میں فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

نوٹ : حضرت امیر معاویہ نہ صرف خود فقیہ بلکہ 163 سے زائد احادیث رسول ﷺ امت تک پہنچائیں۔جن میں 4 روایتیں متفق علیہ ہیں۔جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 5 روایات کو لیا ہے۔حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت امیر معاویہؓ کی 110 احادیث کو اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔طبرانی نے 240 احادیث نقل کی ہیں بلکہ اہوازی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو مسند اجمع کیا ہے جس کا نام:

"شرح عقد اهل الايمان فی معاوية بن ابی سفيان"

ہے۔علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی جامع المسانید والسنن میں 200 کے قریب احادیث کو جمع کیا ہے۔راقم الحروف کا بھی ارادہ ہے اور اس پر کام بھی شروع کر دیا ہے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرنے والے صحابہ

اُسید بن ظہیر ،ایوب بن بشیر الانصاری ،جریر بن عبد اللہ البجلی ،سائب بن یزید،سبرۃ بن معبد الجہنی ،عبد اللہ بن الحارث بن نوفل،عبد اللہ بن زبیر،عبد اللہ بن عباس ،عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو العاص ،عبد الرحمٰن بن شبل الانصاری، محمد بن مسلمۃ ، مالک بن یخامعاویہ بن حُدَیج ،نعمان بن بشیر ،وائل بن حُجر ،ابو امامۃ بن سھل بن حنیف ، ابو درداء ، ابو ذر الغفاری،ابوسعید الخدری،ابوالغادیۃ الجہنی ،ابوالطفیل عامر بن واثلہ ،ابو عامر الاشعری۔

یہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کررہے ہیں ان پر اعتماد کررہے ہیں۔اتنی تعداد میں جلیل القدر صحابہ کرام کا ان سے روایت لینا ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

وہ تابعین جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی

ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ، اسحٰق بن یسار، اسلم مولی عمر، ایفع بن عبدالکلاعی، ایاس بن ابی رملۃ الشامی، ایوب بن عبداللہ بن یسار، ایوب بن میسرۃ بن حلبس، بشر ابوقیس القنسرینی، ثابت بن سعد الطائی، ابوالشعثاء جابر بن زید البصری، جبیر بن نفیر الحضرمی، ابوالزاہریۃ حُدیر بن کُرَیب، ابوحریز مولی امیر معاویۃ، حسن بصری، حکیم بن جابر، حمّان، حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان، حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حنظلۃ بن خُوَیلد، ابوقُبیل حیی بن ہانی، خالد بن عبداللہ بن رباح السلمی، خالد بن معدان، ذکوان ابوصالح السمان، راشد بن سعد المقرئی، راشد بن ابی سکنہ المصری، ربیعہ بن یزید الدمشقی، رجاء بن حیوۃ، زیاد بن ابی زیاد، زید بن ابی جاریۃ، زید بن ابی عتّاب، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کیسان المُقبَری، سعید بن المسیب، سُلیم بن عامر الکلاعی، سلمۃ بن سہم، شریح بن عبید، شعیب بن زرعہ، شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، طاوس بن کیسان، عامر بن ابی عامر الاشعری، عباد بن عبداللہ بن زبیر، عبادۃ بن نُسی، عبداللہ بن بریدۃ بن الحصیب، عبداللہ بن عامر الیحصبی، عبداللہ بن عبید، عبداللہ بن علی العدوی، ابوعامر عبداللہ بن لحی الھوزنی، عبداللہ بن محیریز الجمحی، عبداللہ بن مدرک، عبداللہ بن موہب، عبداللہ بن ابی الھذیل، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، عبدالرحمٰن بن عُسَیلہ الصُنابحی، عبدالرحمٰن بن ابی عوف الجرشی، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، عبدالملک بن عمیر الکوفی، عبید بن سعد عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابوعبدرب عبیدۃ بن المہاجر، عروہ بن زبیر، عطاء بن ابی رباح، ابوھرّان عطیہ بن ابی جمیلہ، عطیہ بن کیس الکلابی، عقبہ المقری، علقمہ بن وقاص اللیثی، عمر وابن الاسود العنسی، عمرو بن الحارث السکونی، عمرو بن قیس السکونی، عمرو بن یحیی القرشی، عمیر بن حارث السکونی، عمیر بن ہانی العنسی، العلاء بن ابی حکیم الشامی، سیاف معاویۃ، عیسی بن طلحۃ بن عبیداللہ، فضل مدنی، قاسم بن محمد الثقفی، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، قاسم ابوعبدالرحمٰن الشامی، قبیصہ بن جابر الکوفی، قطن البصری، قنبر، قیس بن ابی حازم، کریب مولی ابن عباس، کیسان ابوحریز، مالک بن قیس، محارب ابوسلمہ، مجاہد بن جبر، محمد بن جبیر بن مطعم، محمد بن سیرین، محمد بن عقبۃ، محمد بن علی بن

ابی طالب المعروف بابن الحنفیہ ،محمد بن کعب القرظی ،محمد بن ابی یعقوب ،محمد بن یوسف ، محمود بن علی القرظی ،مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص ،مسلم بن بانک ،مسلم بن مشکم ،مسلم بن ھرمز ،مسلم بن یسار ،مطرف بن عبداللہ الشخیر ،مطلب بن عبداللہ بن المطلب ، بن حطب ،معاویہ بن علی السلمی ،معبد الجھنی ،معن بن علی ،ابوالازھر المغیرۃ بن فروۃ الثقفی ،مکحول الشامی ،موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ ،نعمان بن مرہ الزُرقی ،نمیر بن اوس ،نھشل التمیمی ،ھمام بن منبہ ، ھلال بن یساف الکوفی ،ابوالعریان الھیثم بن الاسود الکوفی ،ابومجلز لاحق بن حمید ،یزید بن الاصم ،یزید بن جاریہ الانصاری ،ابوالمھزِم یزید بن سفیان ،یزید بن عبدالرحمٰن بن ابی مالک الھمدانی ،یزید بن مرثد ،یعلی بن شداد بن اوس الانصاری ،یعیش بن ولید ،یوسف والد محمد بن یوسف مولی عثمان ،یوسف بن ماہک بن بُھزاد ،یونس بن میسرۃ بن حلبس ،ابوادریس الخولانی ،ابواسحاق السبیعی الکوفی ،ابواسماء الرجبی عمرو بن مرثد ،ابوامیۃ الثقفی ،ابوبردہ بن ابی موسیٰ الاشعری ،ابوحملہ ،ابوسعید المقبری الکیسانی ،ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ،ابوشیخ الھنائی ،ابوعبداللہ الجدلی ،ابوعبداللہ الصنابجی ،ابوعثمان الدمشقی ،ابوعطیہ بن قیس المذبوح ، ابوالفیض موسیٰ بن ایوب ،ابوقلابہ الجرمی ،ابومعطل ،ابونجیح یسار المکی والد عبداللہ بن ابی نجیح ،ابومیمونہ ،ابوھند البجلی ،ابن ذی الکلاع الشامی ،ابن ابی مریم ،ابن ھبیرۃ ،وجد بن محمد بن عمر ،مرجانۃ ام علقمہ۔

اتنی کثیر تعداد میں تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ان سے روایت لینا ان کی بزرگی کی علامت ہے۔مندرجہ بالا ذکر کردہ حدیث کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے بہت سے علماء نے اربعین کے نام سے نبی کریم ﷺ کی مختلف موضوعات پر چالیس احادیث جمع کرنے کا اہتمام فرمایا ہے جس میں امام نوویؒ کی الاربعین النوویۃ بہت مشہور ہے ۔راقم الحروف نے بھی اسی فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے ۔دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مجھے قیامت کے دن اس حدیث میں موجود فضیلت سے حضرت امیر معاویہؓ کے صدقے بہرامند فرمائے۔آمین۔

روایت نمبر۲۵: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسىٰ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّه' سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّ إِلَيْهِ مَرَّةً وَّ يَقُوْلُ أَبْنِىْ هَذَا سَيِّد' وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

(الصحيح لامام البخارى ج 1ص530قديمى كتب خانه رقم الحديث 3746,7109,3629,2704

یہی روایت مختلف اسناد کے ساتھ مسند امام احمد ج 5ص 37رقم 20408, ص49،رقم20517، ,20535 صحيح ابن حبان رقم 6964،المستدرك رقم 4809،المعجم الكبير ج2ص 56 وغیرہم پر بھی موجود ہے)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا (حسن) سردار ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کرائے گا۔

نــوٹ : یہ حضرت امیر معاویہؓ اوران کی جماعت کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنی زبان مبارک سے مسلمان کہا کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دی یہ روایت جس طرح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر دال ہے اسی طرح امیر المومنین امام معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بھی اس سے اشارۃ ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر معاذ اللہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظالم، فاسق، جابر ہوتے (خاکم بدہن) تو ہرگز امام حسن ان سے صلح نہ کرتے اور نہ اللہ کے محبوب رسول کریم ﷺ اس صلح کی پیشگوئی کرتے اور نہ اس کی تقریری حمایت کرتے۔علماء نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن جانتے تھے کہ دونوں طرف کے گروہ تقوی اور پرہیزگاری،خلوص نیت میں برابر ہیں اس لئے ایک گروہ دوسرے پر اس وقت تک غالب نہیں آسکتا جب تک دوسرا ختم نہ ہوجائے اس لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کو ہلاکت میں ڈالنے کے بجائے آپ اپنی بردباری فہم وفراست سے صلح کو ترجیح دی۔اللہ!اللہ! امام حسن تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کریں مگر آج کا ظالم ان حضرات کو لڑوانے

پر تلا ہوا ہے۔

روایت نمبر ۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَّاللَّفظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّأَنِيْ حَطْأَةً وَ قَالَ اِذْهَبْ أُدْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ . (الصحیح لامام المسلم، ج2،ص325)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے پس میں بھاگا اور چھپ گیا پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پکڑ لیا اور پیار سے دونوں شانوں کے درمیان چپت رسید کی اور فرمایا کہ جاؤ معاویہ کو میرے پاس لاؤ ابن عباس کہتے تھے میں گیا اور میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں اللہ کے نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ میں پھر گیا اور میں نے عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اس کے شکم کو سیر نہ کرے۔

فائدہ: یار لوگوں نے اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن سمجھ لیا حالانکہ یہ تو ان کی فضیلت ہے۔ اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں امام مسلم رحمہ اللہ پر اور ان کی فہم و فراست پر انہوں نے اپنی صحیح میں باب باندھا

بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهٗ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَ لَيْسَ هُوَ أَهْلاً لِذَالِكَ كَانَ لَهٗ زَكٰوةً وَّ أَجْراً وَّ رَحْمَةً ".

(مسلم ج1ص323)

"باب ان کے بارے میں جن کو نبی کریم ﷺ نے برا بھلا کہا یا ان پر بددعا کی جبکہ وہ اس کے مستحق نہ تھے تو یہ ان کیلئے کفارہ اور ثواب اور رحمت کا باعث تھا"۔

پھر اس باب کے تحت اماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت انس و جابر رضی اللہ تعالی عنہما وغیرھم رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے اس طرح کی روایت نقل کی:

"أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْداً لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَر" فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذَيْتُهُ أَوْشَتَمْتُهُ او لَعَنْتُهُ او جَلَدتُّهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَ زَكٰوةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا أِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(مسلم ج 2ص 324)

یا اللہ میں تیری ذات سے عہد لینا چاہتا ہوں اور تو اس کے برعکس کبھی نہ کرنا بے شک میں بشر ہوں پس جس کسی مسلمان کو میں نے اذیت دی ہو یا کسی کو گالی دی ہو یا لعنت کی ہو یا مارا ہو تو آپ اس شخص کو اس کیلئے رحمت و باعث طہارت بنا دینا اور روز محشر اس کو اپنی قربت کا سبب بنا دینا۔

پھر اسی باب کے آخر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی اس روایت کو ذکر کرتے ہیں جو ماقبل میں گزری جس سے ان کا مقصود یہ بتانا تھا کہ اول تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اس قسم کے کلمات کے اہل نہیں نہ ہی حضور علیہ السلام کا مقصود ان کو بددعا دینا تھا اور اگر اسے بددعا پر ہی محمول کیا جائے تو مندجہ بالا حدیث کی رو سے ان کے حق میں رحمت باعث طہارت اور قیامت کے دن ان کیلئے قرب الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔اللہ۔۔اللہ۔۔اگر یار لوگ تعصب کی پٹی ہٹا کر دیکھیں تو ہر طرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

جَرَى عَلَى اللِّسَانِ بِلاَ قَصْدٍ (شرح نووی، ج2ص325)

یعنی یہ کلمہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک پر بلاقصد جاری ہو گیا

رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ کے بلانے کے باوجود آپ کیوں تشریف نہ لائے تو ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا نقص على معاوية فى هذا الحديث اصلا ،اماالاول فلانه

لیس فیہ ان ابن عباس قال لمعاویة رسول اللہ ﷺ یدعوک فتباطأ و انما یحتمل ان ابن عباس لما راہ یاکل استحیی ان یدعوہ فجاء و اخبر النبی ﷺ بانہ یاکل و کذا فی المرة الثانیة ..و اماالثانیة فبرض ان ابن عباس اخبر معاویة بطلب النبی ﷺ یحمل انہ ظن فی الامر سعة و ان ھذا الامر لیس فوریا علی ان الاصح عند الاصولیین والفقھاء ان الامر لا یقتضی الفوریة الا امرہ ﷺ لاحد بشیء کان دعاہ اللہ الیہ فانہ تجب اجابتہ فورا و ان کان فی صلاة الفرض و کان معاویة لم یستحضر ھذا الاستثناء او لا یقول بہ و حینئذ ھو معذور

(تطھیر الجنان ،ص101,102،الفص الثالث)

اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے اول اس سبب سے کہ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ ابن عباسؓ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہو کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ یاد فرما رہے ہیں اور اس کے باوجود انہوں نے آنے میں دیر کی، بلکہ یہ احتمال ہے کہ ابن عباسؓ نے چونکہ ان کو کھانا کھاتے دیکھا اس لئے ان کو شرم معلوم ہوئی کہ اس حالت میں ان کو بلائیں لہذا وہ لوٹ آئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کر دیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں اور ایسا ہی دوسری مرتبہ بھی ہوا ہو۔۔۔۔بالفرض اگر حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ کا طلب فرمانا بھی بیان کیا ہو تب بھی یہ احتمال ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے سمجھا ہو کہ اس ارشاد کی تعمیل علی الفور مقصود نہیں اور علماء اصول وفقہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ امر مقتضی فوریت کو نہیں ہے ہاں اگر حضور ﷺ کسی کو ایسے کام کے لئے بلائیں جس کیلئے خدا نے آپ کو حکم دیا ہو تو اس کی تعمیل فوراواجب ہوتی ہے گو جس کو بلایا ہو فرض نماز میں ہو شاید حضرت معاویہؓ کو اس وقت یہ استثناء معلوم نہ ہو یا وہ اس کے قائل نہ ہوں تو اس صورت

میں وہ معذور ہوں گے''۔

روایت نمبر ۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنِ سَعِيْدٍ ثَنَا ضَمَامُ ابْنُ أِسْمٰعِيْلَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَبِيْلٍ يَأْثُرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِىْ سُفْيَانَ أَنَّه' صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عِنْدَ خُطْبَتِهٖ أِنَّمَا الْمَالُ مَالُنَا وَالْفَىْءُ فَيْئُنَا فَمَنْ شَاءَ أَعْطَيْنَاه' وَ مَنْ شِئْنَا مَنَعْنَاه' فَلَمْ يُجِبْه' أَحَد'' فَلَمَّا كَانَ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَّةُ قَالَ مِثْلُ ذَالِكَ فَلَمْ يُجِبْه' أَحَد'' فَلَمَّا كَانَ الْجُمُعَةُ الثَّالِثَةُ قَالَ مِثْلُ مَقَالَتِهٖ فَقَالَ أِلَيْهِ رَجُل'' مِمَّنْ حَضَرَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ كَلَّا أِنَّمَاالْمَالُ مَالُنَا وَالْفَىْءُ فَيْئُنَا فَمَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَه' حَاكَمْنَاه' أِلَى اللّٰهِ بَأَسْيَافِنَا فَنَزَلَ مُعَاوِيَةُ فَأَرْسَلَ أِلَى الرَّجُلِ فَأَدْخَلَه' فَقَالَ الْقَوْمُ هَلَكَ الرَّجُلُ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ فَوَجَدُوْ الرَّجُلَ مَعَه' عَلَى السَّرِيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلنَّاسِ أِنَّ هَذَا الرَّجُلَ أَحْيَانِىْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ آئِمَّة'' مِّنْ بَعْدِىْ يَقُوْلُوْنَ وَلَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ يَتَقَاحَمُوْنَ فِى النَّارِ كَمَا تَتَقَاحَمُ الْقِرَدَةُ وَ أِنِّىْ تَكَلَّمْتُ أَوَّلَ جُمُعَةٍ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَىَّ أَحَد'' فَخَشِيْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْهُمْ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِىْ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَّةِ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَىَّ أَحَد'' فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ أِنِّىْ مِنَ الْقَوْمِ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِى الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَقَامَ هَذَا الرَّجُلُ فَرَدَّ عَلَىَّ فَأَحْيَانِىْ أَحْيَاهُ اللّٰهِ.

(المعجم الكبير ،ج 19،ص 394,393،رقم الحديث 925،مكتبة ابن تيمية ،قاهرة)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ نے ایک مرتبہ جمعہ خطبہ پڑھااور فرمایا سب مال ہمارا ہے اور غنیمت سب ہماری ہے ہم جس کو نہ چاہیں نہ دیں کسی نے انکواس کا جواب نہ دیا پھر دوسرے جمعہ میں انہوں نے ایسا ہی کہا پھر بھی کسی نے ان کو جواب نہ دیا پھر تیسرے جمعہ میں انہوں نے ایسا ہی کہا تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا ہرگز نہیں مال سب ہمارا ہے اور غنیمت سب ہماری ہے پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہو گا تو ہم خدا کے سامنے اپنی تلوار سے اس کا فیصلہ کریں گے یہ سن کر انہوں نے اپنا خطبہ ختم کر دیا پھر جب اپنے مکان پر

پہنچے تو اس شخص کو بلوایا لوگوں نے کہا کہ اس شخص کی خیر نہیں پس لوگ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ ان کے تخت پر (اعزاز واکرام) کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں حضرت امیر معاویہؓ نے لوگوں سے کہا اس شخص نے مجھے زندہ کر دیا اللہ اس کو زندہ رکھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عنقریب میرے بعد ایسے چند امراء ہوں گے جب وہ کوئی بات کہیں گے تو کوئی اس کو رد نہ کر سکے گا وہ دوزخ میں اس طرح گریں گے جس طرح کلیاں گرتی ہیں میں نے جب پہلے جمعہ میں یہ بات کہی اور کسی نے جواب نہ دیا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں بھی ان میں سے نہ ہوں پھر دوسرے جمعہ میں میں نے کہا اور کسی نے رد نہ کیا تو یقین ہو گیا کہ میں (معاذ اللہ) انہی میں سے ہوں پھر تیسرے جمعہ میں میں نے کہا تو یہ شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے میری بات کا رد کیا پس اس نے مجھے زندہ کیا اللہ اس کو زندہ رکھے۔

روایت نمبر ۲۸: حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ ابْنِ أَبِیْ سُفْیَانَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَامَ حَجّ وَهُوَ یَقُوْلُ عَلَى الْمِنبَرِ یَا أَهْلَ الْمَدِیْنَةِ أَیْنَ عُلَمَآءُ کُمْ ؟ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لِهٰذَا الْیَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَ لَمْ یَکْتُبِ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ وَ أَنَا صَائِم'' فَمَنْ شَآءَ فَلْیَصُمْ وَ مَنْ شَآءَ فَلْیُفْطِرْ

(موطا الامام مالك ج 1ص299رقم 663، مستخرج ابى عوانة ج2ص239رقم 2994 دار المعرفة بيروت،)

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ منبر پر خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ آج کے دن فرماتے تھے کہ یہ عاشورآء کا دن ہے آج کا روزہ خدا نے تم پر لازم نہیں کیا مگر میں نے روزہ رکھا ہے پس جو شخص تم میں سے روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

فائدہ: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ

نے کسی سے سنا تھا کہ وہ صوم عاشورآء کو واجب یا حرام کہتا تھا یا مکروہ بتاتا تھا پس انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو آگاہ کردیں کہ یہ روزہ نہ واجب ہے نہ حرام نہ مکروہ ہے۔

ایک بڑے مجمع میں انہوں نے اس خطبہ کو پڑھا اور کسی نے ان کی بات کو رد نہ کیا اس سے ان کی عظمت فقاہت اور قوت اجتہاد ظاہر بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجتہاد کے اعلی مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے اس خطبے میں مخالفین کو بہت تعریض کی کہ مناظرہ کرلیں مگر سب نے سکوت کیا اور کوئی شخص مجمع میں یا تنہائی میں ان سے مناظرہ کی جرات نہ کرسکا۔

روایت نمبر۲۹: **حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِیْ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ ۔**

(بخاری ، ج1،ص233،باب الحلق والتقصیر عبد الاحلال)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بال مبارک قینچی سے کاٹنے کا شرف حاصل کیا۔

فائدہ: آج کوئی پیر فقیر سید یہ چاہے گا کہ وہ برے لوگوں سے اپنی خدمت کروائے؟ ہر گز نہیں تو نبی کریم ﷺ جو امام الانبیاء امام الاتقیاء ہیں ان کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ پھر آج دیکھ لو کہ جسمانی خدمت کا موقع اسی خادم کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ قریب ہو پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی نبی کریم ﷺ کی اس طرح خدمت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کے اخص الخاص خادمین میں سے تھے۔

روایت نمبر۳۰: **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَر'' عَنْ هُمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ أَحَادِیْث'' مِّنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَة'' عَظِیْمَة'' وَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَة''**

(مسلم ، ج2،ص390،بخاری رقم الحدیث 7121)

ترجمہ :حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہوان دونوں کا دعوی ایک ہوگا۔

فائدہ: ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں عظیم جماعتوں سے مراد حضرت علی ومعاویہ رضی اللہ تعالی عنہما ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح ،ج10،ص43،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

روایت نمبر۳۱:**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُوْ حُصَيْنٍ قَالَ نَا عُبَيْدِ بْنُ يَعِيْشٍ قَالَ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَ بِهِ قُرْحَةٌ'' بِظَهْرِهِ وَهُوَ يَتَأَوَّهُ مِنْهَا تَأَوُّهاً شَدِيْداً فَقُلْتُ أَكُلُّ هَذَ مِنْ هَذِهِ؟ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ هَذَ التَّأَوُّهَ لَمْ يَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى فِيْ جَسَدِهِ أَلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِخَطَايَاهُ وَ هَذَا أَشَدُّ الْأَذَى**

(المجعم الاوسط ج16،ص70،رقم5847،دارالحرمین القاھرۃ)

ترجمہ:راوی فرماتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا انکی کمر پر پھوڑا (زخم) تھااور وہ اس کی تکلیف کی وجہ سے سخت آہ وبکا کررہے تھے میں نے تعجب سے کہا کیا یہ سب اس زخم کی وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ کراہنا ہرگز خوش نہ کرتی اگر میں نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ جس کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہےاور یہ تو شدید تکلیف ہے۔

نوٹ :الحمدللہ امیرؓ اس روایت میں دی گئی بشارت میں شامل ہیں۔

روایت نمبر۳۲:**حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِيْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ**

مَا أَجْلَسَكُمْ أَلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَاأَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا اِنِّیْ لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَ مَاكَانَ اَحد'' بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثاً مِنِّیْ وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَنْ حَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرَ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَ مَنْ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ أَلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا اِنِّیْ لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِیْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ

(الصحیح لامام المسلم ،ج 2،ص346باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر)

ترجمہ:حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کا گزر مسجد کے حلقے میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا انہوں نے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے مسجد میں بیٹھے ہیں حضرت امیر نے فرمایا بخدا کیا تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں حضرت امیر معاویہؓ نے کہا میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو میں سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا آپ نے فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں اور اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر جو ہم پر احسان کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کیلئے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

کنز العمال کی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اس مجلس ذکر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ کی یہ بشارت بھی ہے کہ اس مجلس والوں پر اللہ نے

جنت واجب کردی ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوْساً فِي الْمَسْجِدِ قَرِيْباً مِّنْ نِصْفِ النِّهَارِ منظر الينا معاوية فقال ان رسول الله ﷺ اتاناه و نحن جلوس قريبا من نصف النهار فقال ان ربكم عز و جل يباهي بكم الملائكة يقول انظروا الى هولآء يذكرونى فانى قد اوجبت لهم الجنة . ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر و فيه جنادة بن مروان ضعيف.

(كنز العمال ،ج2،ص244،رقم3932)

روایت نمبر۳۳: **حَدَّثَنَا أِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْىَ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ رَاشِدٍ قَالَ لَقِيْتُ التَّنُوْخِيَّ رَسُوْلَ هِرَقْلَ أِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِمْصَ ....فَانْطَلَقْتُ بِكِتَابَتِهٖ حَتّٰى جِئْتُ تَبُوْكَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ'' بَيْنَ ظَهْرَانَىْ أَصْحَابِهٖ...... ثُمَّ أِنَّهُ نَاوَلَ الصَّحِيْفَةَ رُجُلاً عَنْ يَّسَارِهٖ قُلْتُ مَنْ صَاحِبُ كِتَابِكُمُ الَّذِىْ يُقْرَاُ لَكُمْ قَالُوْا مُعَاوِيَةَ**

(مسند امام احمد ،ج24،ص416،رقم 15655۔

مجمع الزوائد ،ج8،ص427,428،رقم 13894)

ترجمہ:سعید بن راشد فرماتے ہیں کہ میں حمص میں ہرقل کے قاصد تنوخی سے ملا (اوران سے ہرقل کا پیغام جووہ تبوک میں لایا تھااور نبی ﷺ نے اس کا جواب دیا تھا وہ سارا واقعہ بیان کرنے کوکہا طویل روایت ہے آخر میں تنوخی کہتا ہے)جب میں ہرقل کا پیغام لیکر تبوک پہنچا تو نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان جلوہ افروز تھے (پھر آگے گفتگو ہوئی اس کے بعد) پھر آپ نے وہ خط اپنے بائیں جانب بیٹھے ایک صاحب کو دیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ خط پڑھنے والے یہ صاحب کون ہیں؟ وہ کہنے لگے حضرت معاویہ ہیں۔

نوٹ: یہ حضرت امیرؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ آپ ﷺ نے اس وقت کی سپر پاور کا خط

ان کو پڑھنے کیلئے دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہؓ پر آپ ﷺ کا بے حد بھروسہ تھا کہ عین حالت جنگ میں اہم ترین جنگی خط وکتابت حضرت امیر معاویہؓ سے کروائی جاتی تھی جو حضرات جنگی معاملات پر نظر رکھتے ہیں وہ اس موقع پر امیر معاویہؓ کی اہمیت کوخوب اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ لشکر اسلام میں وہ کتنے اہم اور باعتماد عہدے پر فائز تھے۔

روایت نمبر۳۴:يَا مُعَاوِيَةُ أَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَانْصِبِ الْبَآءَ وَ فَرِّقِ السِّيْنَ وَلاَ تُعَوِّرِ الْمِيْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَ مَدِّ الرَّحْمٰنَ وَ جَوِّدِ الرَّحِيْمَ وَ ضَعْ قَلَمَكَ عَلَى أُذُنِكَ الْيُسْرٰى فَإِنَّهٗ أَذْكُرُ بِكَ

(الفردوس بماثور الكتاب، ج 5،ص394،رقم 8533،دارالكتب العلمية بيروت،كنز العمال ،ج10،ص314،رقم29566)

ترجمہ:اے معاویہ دوات کی سیاہی سیدھی قلم کو ترچھا کر کے درست رکھو (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کی ب کھڑی لکھو،س کے دندانے جدا رکھو،میم کے دائرے کو اندھا نہ کرو(یعنی بیچ میں سے کھلا رکھو) لفظ اللہ خوبصورت کر کے لکھو لفظ رحمٰن کو دراز رکھو اور لفظ رحیم عمدگی سے لکھو اور اپنے قلم کو دائیں کان پر رکھو اس سے یاددہانی رہے گی۔

روایت نمبر۳۵:وَ قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَّذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَّعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَ أَيْضاً وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

(الصحيح لامام البخاری ج1،ص539۔باب ذكر هند بنت عتبة)

ترجمہ:حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذات مجھے آپ ﷺ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ عزیز تھی لیکن آج روئے

زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ عزیز ہو آپ ﷺ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔

نوٹ :اللہ کے رسول ﷺ نے تو حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھرانے جس میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی مقدس شخصیات موجود ہوں کو عزیز ترین گھرانہ فرما رہے ہیں اور تم ان کو جنتی بھی ماننے کیلئے تیار نہیں۔

روایت نمبر۳۶:**حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حمشاد العدل ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى ثَنَا الْحَمِيْدِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضى الله تعالى عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى إِخْتَارَنِيْ وَ اخْتَارَ لِيْ أَصْحَاباً فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَآءَ وَّ أَنْصَاراً وَّ أَصْهَاراً فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ" وَلَا عَدْلٌ". هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْأَسْنَادِ وَ لَمْ يُخَرِّجَاهُ وَ قَالَ الذَّهْبِيُّ صَحِيْحٌ"**

(المستدرك على الصحيحين ،رقم 6656

المعجم الكبير ،ج17ص،140رقم 349)

ترجمہ :بے شک اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ کرام کو چن لیا ان میں سے بعض کو میرے وزیر، بعض کو میرے مددگار اور بعض کو میرے سسرالی رشتہ دار بنادیا پس جو شخص ان کو برا بھلا کہتا ہے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور سارے انسانوں کی لعنت روز قیامت نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ اس کا نفل۔

نوٹ:حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔

تنبیہ: علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ صَرَّحَ عُلَمَاءُ الْحَدِيْثِ بِأَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ نُجَبَآئِهِمْ وَ مُجْتَهِدِيْهِمْ وَ لَوْ سُلِّمَ أَنَّهُ مِنْ صِغَارِهِمْ فَلَا شَكَّ فِيْ

أَنَّـه' دَخَـلَ فِـیْ عُـمُـوْمِ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ الْوَّارِدَةِ فِیْ تَشْرِیْفِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ (النبراس ،ص550،مکتبه رضویه لاهور)

ترجمہ:علماء حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار صحابہ میں سے ہیں آپ نجیب ومجتہد صحابی ہیں اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مانا جائے تو بھی آپ بلاشبہ ان احادیث کے عموم میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔

لہٰذا ذیل میں ہم وہ روایات پیش کررہے ہیں جو بالعموم صحابہ کے فضائل پر دال ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان فضائل میں شامل ہیں۔

روایت نمبر۳۷:حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ أَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْـدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیءُ قَوْم'' تَسْتَبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ یَمِیْنَهُ وَ یَمِیْنَهُ شَهَادَتُهُ

(بخاری ج1،ص515،مسلم ،ج2،ص309)

ترجمہ :آنخضرت ﷺ نے ارشادفرمایا کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھران کے بعدوالے ہیں پھران کے بعدوالے ہیں پھرایسی قومیں آئیں گی جن کی شہادت قسم سے اور قسم شہادت اور گواہی سے سبقت کرے گی۔

روایت نمبر۳۸:حَـدَّثَـنَـا یَـحْیَـی بْـنُ یَـحْیَـی التَّـمِیْمِیُّ وَ أَبُوْ بَکْرِ بْنِ أَبِیْ شَیْبَةَ وَمُـحَـمَّـدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ یَحْیٰی أَنَا وَ قَالَ الْأَخَرَانِ نَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَـنْ أَبِـیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا تَسُبُّوْا أَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّـوْا أَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ أَنَّ أَحَدَکُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَباً مَّا أَدْرَکَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِیْفَهُ

(مسلم ،ج2،ص310)

ترجمہ :حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو خدا کی قسم اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر

بھی سونا (راہ خدا) میں خرچ کر دے تو ان کے ایک سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس کے عشر عشیر کو۔

روایت نمبر۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرْبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كَثِيْرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةُ بْنُ خِرَاشٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَأَنِيْ أَوْ رَأَى مَنْ رَأَنِيْ.

(ترمذی جلد دوم ،ص225۔باب ماجاء نی فی فضل من رای النبی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ اس مسلمان کو نہیں چھو سکتی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

روایت۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِيْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَللّٰهَ أَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ أَللّٰهَ أَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ عَرَضاً بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ وَ مَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَ مَنْ آذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ مَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَّاخُذَهُ

(ترمذی رقم الحدیث 3862،کتاب المناقب)

ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا تو اس نے اللہ کو ستایا اور جس نے اللہ کو ستایا تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔

☆☆☆☆☆☆